100 مختصر فتاویٰ جات

فتاویٰ انتظاریہ

از: انتظار حسین مدنی کشمیری

نظر ثانی: ابو احمد مفتی انس رضا قادری

پیشکش: الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

فہرست	فتویٰ نمبر
عقائد	
قبر پر تر شاخیں اور پھول ڈالنے کا حکم	1501
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر دلائل	1502
ولایت کسبی (محنت سے حاصل ہونے والی) یا وہبی(اللہ کی عطا سے)	1503
کسی کو اللہ میاں کی گائے کہنے کا حکم	1504
بندہ اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے	1505
جادو سے بچنے کے لیے اونٹ کی ہڈی گھر میں رکھنے کا حکم	1506
جنت میں اہل جنت کی زبان عربی	1507
اعمال کیے بغیر بخشش کی امید رکھنا	1508
جانی و مالی نقصان سے وسوسوں کا علاج	1509
ظلما قتل کیے گئے کافر کے لیے دعائے مغفرت	1510
جلائے گئے مردے سے قبر کے سوالات	1511
مذاق میں کفریہ ڈائلاگ بولنے کا حکم	1512
طہارت	
ناپاک کپڑے پہن کر غسل جنابت کرنے کا حکم	1513
زیر ناف بالوں کو کاٹنے کی حد	1514
استنجاء کرنے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم	1515
غسل و وضو میں ناک ، کان کے سوراخوں میں پانی بہانے کا حکم	1516

فہرست	فتویٰ نمبر
انجیکشن لگوانے سے وضو کا حکم	1517
اذان	
فجر میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا بھول جائیں تو اذان کا حکم	1518
حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کا جواب	1519
نماز	
نماز میں کلمہ شہادت کی انگلی اٹھانے کا حکم	1520
اقامت کہنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ	1521
امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ کھڑے ہونے کا حکم	1522
جہری نماز میں آہستہ قراءت کرنے کا حکم	1523
ایک رکعت میں تین سجدے کرنے کا حکم	1524
سفر شروع کر کے فورا گھر لوٹ آئے تو نماز کا حکم	1525
تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا نہ کرنے کا حکم	1526
منافقین پر بھاری نمازیں	1527
امام کوئی لفظ بھول جائے تو لقمہ دینے کا حکم	1528
عشا کے فرض پڑھتے ہوئے وقت ختم ہو جائے تو نماز کا حکم	1529
نماز میں سجدوں کی تعداد میں شک ہو تو سجدہ کرنے کا حکم	1530
قراءت میں غلطی کے سبب معنی فاسد ہونے پر نماز کا حکم	1531
باجماعت مسجد میں نماز پڑھنے کے فضائل	1532

فتویٰ نمبر	فہرست
1533	نماز میں سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانے میں تاخیر کا حکم
1534	تشہد میں سیدھے پاؤں پر بیٹھنے کا حکم
1535	غیر سید خود کو سید کہلواتا ہو تو اس کی امامت کا حکم
1536	محلے کی مسجد چھوڑ کر دوسرے محلے میں نماز پڑھنے کا حکم
1537	فجر و عصر کے بعد قضا پڑھنے کا حکم
1538	جمعہ کی پہلی والی سنتیں گھر پڑھنے کا حکم
1539	پسینے کی حالت میں مسجد جانے کا حکم
	روزہ
1540	نو اور دس محرم الحرام کے روزے کا حکم
1541	نفلی روزے میں قضا روزے کی نیت کا حکم
	حج و عمرہ
1542	دو سال کے بچے کے حج و عمرہ کا حکم
1543	ایک عمرے میں حلق کرنے کے بعد دوسرے عمرے میں حلق کا حکم
	نکاح و طلاق
1544	رضاعی بھائی کی سگی بہن سے نکاح کا حکم
1545	پہلی اولاد لڑکی ہونا عورت کی برکت ہے
1546	شادی کی رسم دودھ پلائی میں پیسے لینے دینے کا حکم
1547	شادی کی رسم میں نوٹ پر مہندی لگانے کا حکم

فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست
1548	نکاح کے بعد تین ماہ رخصتی نہ ہو تو طلاق کا حکم
1549	طلاق دینے کی بعض جائز اور واجب صورتیں
1550	بیٹی کے لیے اچھے رشتے کا وظیفہ و روحانی علاج
1551	میسج پر طلاق لکھی اور دوسرے کے پڑھنے سے پہلے میسج ڈلیٹ کر دیا تو
1552	عزل (ہمبستری کے وقت باہر انزال کرنا) کا حکم
	وراثت
1553	بہو کا ساس کی وراثت میں حصہ
1554	گود دیے ہوئے بیٹی یا بیٹے کا والد کی میراث میں حصہ
	خرید وفروخت،کاروبار
1555	منقولہ چیز خرید کر بغیر قبضہ کیے آگے بیچنے کا حکم
1556	چوری والی چیز خریدنے اور بیچنے کا حکم
1557	رہن کی گئی زمین میں کھیتی اور نفع کا حکم
1558	بینک میں گارڈ کی نوکری کرنے کا حکم
1559	غیر مسلم سے مسجد کا اندرونی کام کروانے کا حکم
1560	ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں رقم انویسٹ کر کے نفع لینے کا حکم
1561	ریپیئرنگ کی دوکان پر گاہک موبائل کا کور چھوڑ جائیں تو اس کا حکم
	وقف
1562	مسجد کا وضو خانہ توڑ کر وہاں مدرسہ بنانے کا حکم

فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست
1563	مسجد کے درخت سے مسواک توڑنے کا حکم
1564	قبریں مسمار کر کے اوپر جنازہ گاہ بنانے اور نماز پڑھنے کا حکم
	سیرت
1565	سلطان اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ کا تعارف
1566	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت
1567	سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت
1568	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات،جنازہ و مزار
1569	سیدنا حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت
	جائز و ناجائز
1570	کوا کھانے کا شرعی حکم
1571	محرم الحرام میں قبریں پکی کرنے کے رواج کا حکم
1572	پیٹ کے بل لیٹنے کا حکم
1573	بچی کا نام لائبہ رکھنے کا حکم
1574	مہندی سے شوہر کا نام ہاتھ پر لکھنے کا حکم
1575	بیوی کا فوت شدہ شوہر کے چہرے کو دیکھنے کا حکم
1576	گھر والے ناجائز ، استعمال کریں تو وائی فائی لگوانے کا حکم
1577	اسلامک ویڈیوز کے ساتھ میوزک لگانے کا حکم
1578	تیز تیز تلاوت قرآن کرنے کا حکم

فہرست	فتویٰ نمبر
عورت کے لیے لون کے کپڑے پہننے کا حکم	1579
بڑی بڑی مونچھیں رکھنے کا حکم	1580
مسلمان عورتوں کے لیے ساڑی پہننے کا حکم	1581
غیر مسلموں کے ہاں ڈیکوریشن اور ڈیزائننگ کرنے کا حکم	1582
الٹی ترتیب پر قرآن پڑھنے کے گناہ ہونے کی وجہ	1583
مردوں کے لیے گلے میں گولڈ میڈل پہننے کا حکم	1584
اشعار میں یا محمد کہنے کا حکم	1585
مسجد میں اپنی ذات کے لیے سوال کرنے کا حکم	1586
بچوں کو الٹی ترتیب پر قرآن حفظ کروانے کا حکم	1587
عورت کا ماتھے پر بندی(ٹکلی) لگانے کا حکم	1588
متفرقات	
بغیر کچھ اہتمام کیے بیٹھے بیٹھے ایصال ثواب کرنا	1589
قربانی کی قضا کا حکم	1590
دعا جلدی قبول کیسے ہو؟	1591
پیر کی شرائط	1592
موبائل میں قرآن دیکھ کر پڑھنے کا ثواب قرآن پکڑ کر پڑھنے جتنا یا کم	1593
لوگوں کے مجمعے میں کوئی آ کر سلام کرے تو جواب کا حکم	1594
گندم کی پیداوار ضرورت سے کم ہو تو اس میں عشر	1595

فهرست	فتویٰ نمبر
بچے کی ولادت کے وقت مرنے والی عورت شہید	1596
جوتا الٹا دیکھ کر سیدھا نہ کرنے کا حکم	1597
صبر کے فضائل قرآن و حدیث کی روشنی میں	1598
الٹے ہاتھ سے کھانے پینے کا حکم	1599
بچے کا پڑھائی میں دل لگانے کا وظیفہ	1600

(علم سیکھنا اور سیکھانا)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ

افضل صدقہ یہ ہے کہ آدمی علم سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

(سنن ابن ماجه ، مقدمه ، 243)

عقائد

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مردے کو دفنانے کے بعد اسکے سر کی طرف درخت کی تر ٹہنیاں لگائی جاتی اور قبر پر پھول ڈالے جاتے ہیں اس کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

User ID: فضل الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قبروں پر سبز شاخیں ڈالنا یا گاڑنا جائز و مستحب ہے اسی طرح پھول ڈالنا بھی مستحسن ہے اور نبی کریم ﷺ کے عمل بارک سے ثابت ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا، ترجمہ: رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ لے کر اس کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک گاڑ دیا۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے یہ کیوں کیا؟ ارشاد فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

(بخاری، 1 / 96، حدیث: 218)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: وَضْعُ الْوُرُودِ وَالرَّيَاحِينِ عَلَى الْقُبُورِ حَسَنٌ وَإِنْ تَصَدَّقَ بِقِيمَةِ الْوَرْدِ كَانَ أَحْسَنَ یعنی گلاب کے پھول یا دوسری قسم کے پھول قبروں پر رکھنا اچھا ہے اور ان پھولوں کی قیمت صدقہ کر دینا زیادہ اچھا ہے۔

(المجموعۃ من المؤلفین، فتاویٰ عالمگیری، جلد 5، صفحہ 351)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ / 9 جولائی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

حضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کا مطلب اور اس پر دلائل

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل ہے؟

User ID: احمد فراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ حضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی قبر انور میں رہ کر پورے عالم حتی کہ عرش وکرسی اور لوح وقلم کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ سکتے ہیں ایک لمحہ میں جہاں چاہیں جاسکتے ہیں سب آوازیں سن سکتے ہیں بے کسوں کی حاجت روائی فرماتے ہیں یہ سب کام چاہے جسم مثالی کے ساتھ ہوں یا جسم حقیقی کے ساتھ حضور ﷺ کے اختیار میں ہے۔ اور حضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے پر قرآن وحدیث میں بہت سے دلائل موجود ہیں چنانچہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: (وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا۔) ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ رسول تمہارے نگہبان وگواہ۔

(القرآن، پارہ2، البقرۃ:143)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت سیّدُنا امام ابنِ جَریر طَبری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا۔۔بِمَا عَمِلْتُمْ اَوْ فَعَلْتُمْ یعنی تم جو جو اعمال وافعال کرتے ہو رسولُ اللہ ﷺ اُن سب پر گواہ ہوں گے۔ (تفسیر طبری، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:143، ج 2، ص10، حدیث:2186)

طبرانی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”اِنَّ اللہ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ“ یعنی: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں دیکھ رہا ہوں اُسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

(کنزالعمال بحوالہ طبرانی، کتاب الفضائل، قسم الافعال، الباب الاول، جلد6، صفحہ 179)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا کوئی عام بندہ عبادت وریاضت کے ذریعے اللہ کا ولی بن سکتا ہے؟ اللہ کا ولی بننے کے لئے کن باتوں پر عمل کرنا چاہیے؟

User ID: فرید راٹھور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ولایت اللہ پاک کا خاص انعام ہے، جو اپنی مشیت وحکمت سے اپنے خاص بندوں کو عطافرماتا ہے، چنانچہ اہلِ سُنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ ولایت وہبی ہے، کسبی (محنت سے حاصل ہونے والی) نہیں۔ البتہ اللہ تعالی بندوں کے اعلیٰ درجے کے اِخلاص وکمال پر مبنی نیک اعمال کی کثرت ومداوَمت پر اُنہیں وِلایت کا انعام عطافرمادیتا ہے۔ وہ اعمال جن پر یہ انعام عطا کیا جاتا ہے اس میں حقیقت میں تو ربِّ کریم کی مشیّت ہے کہ چاہے تو کسی ایک عمل ہی پر مراتبِ عُلیا عطافرمادے، لیکن اگر اولیاء کرام کے احوال وسیرت کا مطالعہ کریں تو اُن میں درج ذیل اوصاف عموماً مشترک نظر آتے ہیں کہ یا تو اِن اعمال پر وِلایت سے پہلے ہی اِستقامت نظر آتی ہے، یا ولایت ملنے کے بعد یہ اعمالِ صالحہ اُن کی زندگی میں واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: وِلایت کسبی نہیں محض عطائی ہے، ہاں کوشش اور مجاہدہ کرنے والوں کو اپنی راہ دکھاتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد21، صفحہ606، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 صفر المظفر 1446ھ/27 اگست 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ — وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کسی کو اللہ میاں کی گائے کہنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بعض لوگوں کو سنا گیا ہے کہ جو شخص سست ہو اسے لوگ اللہ میاں کی گائے کہتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

User ID: فیصل نواز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کسی کاہل وسست آدمی کو دیکھ کر یہ جملہ بولنا شرعاً ممنوع ہے کیونکہ یہ جملہ دل آزاری کا سبب ہے اور مسلمان کی دل آزاری جائز نہیں ایسے ہی اللہ پاک کے لیے لفظ میاں کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں ہے: اس کے کوئی کفریہ معنیٰ نہیں، لیکن اِس طرح کے جُملوں سے بسااوقات دل آزاری ہوتی ہے۔ دل آزاری ہونے کی صورت میں سخت گناہ گاری اور جہنَّم کی حقداری ہے لہٰذا توبہ بھی کرنی ہوگی اور جس کا دل دُکھا اُس سے مُعاف بھی کروانا ہوگا۔ نیز یہ بھی ذِہن میں رہے کہ حضور سیِّدی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے فتوے کے مطابق اللہ عزوجل کے ساتھ لفظ میاں کا استِعمال ممنوع ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب، صفحہ 148، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی شارح بخاری میں ہے: اللہ عزوجل کو میاں کہنا منع ہے، وجہ یہ ہے کہ میاں کے تین معنی ہیں: مالک، شوہر، زنا کا دلال۔ اور جس لفظ کے چند معنی ہوں اور کچھ معنی خبیث ہوں اور وہ لفظ شرع میں وارد نہ ہو تو اس کا اطلاق اللہ عزوجل پر منع ہے۔

(فتاوی شارح بخاری، ج1، ص137، مکتبہ برکات المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

بندہ اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سنا گیاہے کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟

User ID: فیضان انمول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مذکورہ بالا جملہ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے مراد یہ ہے کہ دوستی ہمیشہ دیندار صحیح العقیدہ سنی مسلمان سے کی جائے کہ اس طرح ایمان محفوظ رہے گا بدمذہب یاکافر کی دوستی بربادی ایمان کا سبب ہے کیونکہ دوستی میں بندہ اپنادین بھی چھوڑ سکتا ہے اور برے عقائد بھی اپنا سکتاہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ہے: یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا(28) لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْؕ-وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا(29) ترجمہ: کنزالایمان وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بے شک اس نے مجھے بہکادیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے۔ (سورۃ الفرقان آیت 28-29) اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس سے معلوم ہوا کہ بدمذہبوں اور برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، انہیں اپنادوست بنانا اور ان سے محبت کرنا دنیا اور آخرت میں انتہائی نقصان دِہ ہے۔ احادیث میں بری صحبت اور دوستی سے بچنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، تحت الآیہ سورۃ الفرقان آیت 28-29)

سنن ابی داؤد میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: المرء علی دین خلیلہ فلینظر أحد کم من یخالل یعنی: بندہ اپنے دوست کے دین پر ہوتاہے پس تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کرتاہے۔

(سنن ابی داؤد، حدیث 4833)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

1506

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کچھ لوگ اونٹ کی ہڈی گھر میں رکھتے ہیں کہ جادو نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟

User ID:مرزا بابر رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ یہ ایک عوامی ٹوٹکا ہے جو کہ شریعت سے نہیں ٹکراتا لہذا اونٹ کی ہڈی گھر میں رکھنا جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ قرآن و حدیث سے روحانی عمل اور دعائیں کی جائیں۔ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان مراٰۃ المناجیح میں فرماتے ہیں ''عوام میں مشہور ٹوٹکے اگر خلافِ شرع نہ ہوں تو ان کا بند کرنا ضروری نہیں۔ جیسے دواؤں میں نقل (شریعت کی منقول دلیل) کی ضرورت نہیں، تجربہ کافی ہے۔ ایسے ہی دعاؤں اور ایسے ٹوٹکوں میں نقل (شریعت کی منقول دلیل) ضروری نہیں۔ خلافِ شرع نہ ہوں تو درست ہیں۔ اگرچہ ماثور دعائیں افضل ہیں۔''

(مراٰۃ المناجیح، 6/224 ملخصا)

مزید ایک حدیث شریف کے تحت شرح میں فرماتے ہیں: ''خیال رہے کہ جب دواؤں میں ہماری عقل کام نہیں کرتی تو ان ٹوٹکوں میں کام نہ کرے گی، لہذا ان اعمال پر اعتراض کرنا بے جا ہے۔''

(مراٰۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 245)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جنت میں کون سی زبان بولی جائے گی؟میں نے بعض لوگوں کوسناہے کہ جنت میں فارسی زبان بولی جائے گی.

User ID:شیراز علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جنت میں عربی زبان بولی جائے گی۔ عربی زبان ہمارے پیارے آقا ﷺ کی زبانِ رفیع الشان بھی ہے۔ چنانچہ مشکاۃ شریف میں ہے: عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: احبوا العرب لثلاث: لانی عربی والقرآن عربی وکلام اھل الجنۃ عربی ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل عرب سے تین وجہ سے محبت کرو: (۱) میں عربی ہوں (۲) قرآن مجید عربی میں ہے (۳) اہل جنت کا کلام بھی عربی میں ہوگا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، حدیث 6006)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

1508

آن لائن الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر بندہ کوئی نیکی نماز روزہ نہ کرے اور گناہ کرتا ہو اور کہے کہ اللہ مجھے بخش دے گا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

User ID: عرفات صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور اس کی رحمت سے امید بھی ہونی چاہیے لیکن بخشش و رحمت کی امید تب رکھی جائے جب بندہ شریعت مطہرہ کا پابند ہو اعمال بجالائے گناہوں کو چھوڑے تب اللہ کی رحمت سے امید رکھے اس کے برخلاف نافرمانیوں کے باوجود بخشش کی تمنا رکھنا بے وقوفی وحماقت ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ترجمہ: پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے اس دنیا کا مال لیتے ہیں اور کہتے اب ہماری بخشش ہو گی۔ (الاعراف:169)

دارمی میں ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "عنقریب لوگوں کے سینوں میں قرآن اس طرح بوسیدہ ہو جائے گا جس طرح کپڑا بوسیدہ ہو کر جھڑنے لگتا ہے، وہ کسی شوق اور لذت کے بغیر قرآنِ پاک کی تلاوت کریں گے، ان کے اعمال صرف طمع اور حرص ہوں گے۔ وہ اللہ کے خوف کی وجہ سے گناہوں میں کمی نہیں کریں گے۔ وہ برے کام کرنے کے باوجود تبلیغ کریں گے اور کہیں گے کہ عنقریب ہماری بخشش کر دی جائے گی کیونکہ ہم اللہ تعالی کے ساتھ شرک نہیں کرتے۔

(دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی تعاہد القرآن، ۲ / ۵۳۱، الحدیث: ۳۳۴۶)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ /23 اگست 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اللہ پاک پر توکل اور اچھا گمان رکھیں کیونکہ جیسا اللہ پر بندہ گمان رکھتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے اور اللہ پر توکل ہو تو ایسے وسوسے نہیں آئیں گے۔ فرمان باری تعالی ہے: وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔ (آل عمران /122)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ" ترجمہ کنز العرفان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (القرآن، سورۃ طلاق، آیت 3)

صحیح بخاری میں ہے: عن ابی ھریرۃ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: قال اللہ: سورۃ انا عند ظن عبدی بی ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔" (صحیح بخاری حدیث 7505)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک لیڈی ہندو ڈاکٹر کو ظلما قتل کیا گیا کیا اس کے لیے دعائے مغفرت کر سکتے ہیں؟

User ID: عرفات صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ کافر چاہے جتنا بھی ظلما قتل کیا گیا ہو اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے، یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور، یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی (جنّتی) کہے، وہ خود کافر ہے۔“

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ185، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

جلائے گئے مردے سے قبر کے سوالات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہندو اپنے مردے کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں تو اس سے قبر کے سوالات کیسے ہوں گے؟

User ID: شوکت علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اس سے بھی سوالات وجوابات ہوں گے اور اسے ثواب یا عذاب بھی پہنچے گا الغرض انسان مرنے کے بعد اگرچہ دفن نہ ہوا ہو کہیں پڑا ہوا ہو تب بھی اس سے سوالات وجوابات ہوتے ہیں اور اسے ثواب یا عذاب ملتا ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا، غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال وثواب وعذاب جو کچھ ہو پہنچے گا۔

(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ 113، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کوئی کسی بت کو تعظیما پکارتا ہے یا کفریہ ڈائلاگ بولتا ہے صرف ہنسی مذاق کے لیے جبکہ وہ دل سے یہ نہیں کر رہا ہوتا اس پر کیا حکم شرع لگے گا؟

User ID: محمد محسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مذاق میں بھی کفریہ قول یا فعل کا ارتکاب کرنا کفر ہے۔ در مختار میں ہے: وفی الفتح: من ھزل بلفظ کفر ارتد، وإن لم یعتقدہ للاستخفاف فھو ککفر العناد. ترجمہ: اور فتح میں ہے جس نے کفریہ لفظ کے ساتھ مذاق کیا تو مرتد ہو گیا اگرچہ وہ اس کا اعتقاد نہ رکھتا ہو ہلکا جاننے کی وجہ سے اور یہ عنادی کفر کی طرح ہے۔

(علاء الدین الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، صفحۃ 344، دار الکتب العلمیہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جو بطور تمسخر اور ٹھٹے (ہنسی مذاق کے طور پر) کے کفر کریگا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 458، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

طہارت

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جن کپڑوں میں احتلام ہوا وہ کپڑے پہن کر غسل کر سکتے ہیں؟ کیا اس طرح غسل ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: زبیر ہاشمی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ناپاک کپڑے پہن کر غسل کرنے میں اگر اتنا پانی ڈالا کہ جس سے نجاست اتر کر بہہ جانے کا ظن غالب ہو جائے کپڑا بھی پاک ہو جائے گا اور غسل بھی درست ہوگا جبکہ جسم کی کی کوئی جگہ بھی بال برابر دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل درست نہیں ہوگا۔ بہتر یہی ہے کہ ناپاک کپڑے پہن کر غسل نہ کیا جائے تاکہ صحیح طریقے سے غسل جنابت کیا جاسکے۔ فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نجس کپڑا پہن کر غسل کرنے کے بارے میں حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر غسل کرنے والے نے اپنے کپڑے پر بہت پانی ڈالا تو وہ پاک ہو جائے گا اور جب کپڑا پاک ہو جائے، تو وہ صحتِ غسل کو مانع نہ ہوگا۔۔۔ اس لئے غسل میں بہت زیادہ پانی ڈالنا یقیناً تین بار دھونے اور اور نچوڑنے کے قائم مقام ہو جائے گا“

(ملتقطاز فتاوی فیض الرسول، جلد1، صفحہ 166، شبیر برادرز، لاہور)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ غسل کے فرائض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”غسل میں تین فرض ہیں۔ (1) کلی: کہ مونھ کے ہر پرزے، گوشے، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔۔۔ (2) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی سونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔۔۔ (3) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے، ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا“

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ 2، صفحہ 316-317، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/ 20 جولائی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زیر ناف بال کہاں تک کاٹنے چاہییں کیا پاخانے والی جگہ سے بھی بال کٹنے چاہییں؟

User ID: محمد عثمان عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ زیرِ ناف بالوں کو مونڈنے کی حد یہ ہے کہ ناف کے عین نیچے سے شروع کر کے، مرد کی شرمگاہ اور خصیتین یعنی فوطوں کے بال مونڈتے ہوئے مقعد (یعنی پاخانہ کے مقام) تک مونڈیں بلکہ مقعد کے ارد گرد کے بال بھی مونڈنا بہتر ہیں۔ البتہ مرد و عورت کی رانوں کے بال اس حد میں داخل نہیں ہیں لیکن انہیں صاف کرنا جائز ہے۔ علامہ علاؤ الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: الشعر القریب من فرج الرجل و المرأۃ و مثلھا شعر الدبر بل ھو أولی بالازالۃ لئلا یتعلق بہ شیء من الخارج عند الاستنجاء بالحجر یعنی وہ بال جو مرد و عورت کی شرمگاہ کے ارد گرد ہوتے ہیں، یونہی مقعد کے ارد گرد کے بال صاف کرنا اَوْلیٰ ہے تاکہ پتھر کے ساتھ استنجاء کے وقت نجاست بالوں کے ساتھ نہ لگے۔

(در مختار، جلد 3، صفحہ 48، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یبتدئ من تحت السرۃ ولو عالج بالنورۃ یجوز۔ کذا فی الغرائب ۔ وفی الاشباہ: والسنۃ فی عانۃ المرأۃ النتف یعنی ناف کے نیچے سے ابتداء کرے گا اور اگر نورہ (یعنی چونے) سے صاف کیے تو بھی جائز ہے، ایسے ہی "غرائب" میں ہے، اور اشباہ میں ہے کہ: عورت کے ان بالوں میں اکھیڑ ڈالنا سنت ہے۔

(ردالمحتار، جلد 9، صفحہ 670، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/20 جولائی 2024ء

User ID:عبدالمجید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ استنجاء کرنے کے بعد ہاتھ دھولینا مستحب ہے البتہ اگر کوئی استنجاء کرنے کے بعد ہاتھ نہ دھوئے تو بھی اس کے ہاتھ استنجاء کرنے سے پاک ہو جائیں گے بعد میں دھونا ضروری نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں :" طہارت (استنجا) کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر دھولینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے"۔

(بہارِ شریعت، ج 01، حصہ 02، ص 413، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/ 24 جولائی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت جو نتھلی پہنتی ہے جسے کو کا کہا جاتا ہے کیا وضو و غسل میں اسے اتار کر پانی بہانا ضروری ہے؟

User ID: فرحان خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت نے ناک کے سوراخ میں نتھلی پہنی ہو تو وضو و غسل میں ان سوراخوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ اگر بغیر حرکت دیے پانی پہنچ جائے تو کافی ہے ورنہ حرکت دے کر سوراخوں میں پانی بہانا فرض ہے۔ ہاں اگر سوراخ بند ہو جائیں تو پانی بہانا فرض نہیں۔ محیط برہانی میں ہے:" وسئل نجم الدین النسفی رحمہ اللہ عن امرأۃ تغتسل من الجنابۃ ھل تتکلف لإیصال الماء إلی ثقب القرط، قال: إن کان القرط فیہ وتعلم أنہ لا یصل الماء إلیہ من غیر تحریک فلا بد من التحریک کما فی الخاتم۔۔۔۔۔إن انضم ذلک بعد نزع القرط وصار بحیث لا یدخل القرط فیہ إلا بتکلف لا تتکلف أیضاً "ترجمہ: امام نجم الدین نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے غسلِ جنابت کرنے والی عورت کے متعلق سوال ہوا کہ کیا اُس عورت پر بالی کے سوراخ میں پانی پہنچانا لازم ہے؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواب دیا: اگر سوراخ میں بالی موجود ہو اور وہ جانتی ہو کہ بغیر حرکت دیئے سوراخ تک پانی نہیں پہنچے گا، تو پانی پہنچانے کے لیے حرکت دینا لازم ہے، جیسے (تنگ) انگوٹھی کے نیچے پانی پہنچانے کے لیے حرکت دی جاتی ہے، اگر بالی اتارنے کے بعد سوراخ اس طرح مل جائے کہ بالی اس میں داخل نہ ہو سکتی ہو، مگر مشقت کے ساتھ (ہو سکتی ہو) تو عورت پر سوراخ میں پانی پہنچانا لازم نہیں۔

(محیط برھانی، کتاب الطھارۃ، جلد01، صفحہ80، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو، تو اس میں پانی بہانا فرض ہے، اگر تنگ ہو، تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے، ورنہ ضروری نہیں۔"

(بہار شریعت، جلد01، صفحہ289، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی میں ہے: "کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وُضو میں بیان ہوا۔"

(بہار شریعت، جلد01، صفحہ317، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا انجیکشن لگوانے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

User ID: محمد احمد بھٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ گوشت میں انجیکشن لگوانے سے اگر خون بہنے کی مقدار میں نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں ٹوٹے گا۔اور نس کا انجیکشن اور گلوکوز وغیرہ کی ڈرپ لگانے سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ اس میں خون بہنے کی مقدار میں کھینچا جاتا ہے یا اوپر نلکی میں آجاتا ہے جو کہ ناقض وضو ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے۔۔۔ مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا تو وُضو نہیں ٹوٹا۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 307، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

اذان

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فجر میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا بھول جائیں تو اذان کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا بھول جائیں تو کیا اذان ہو جائے گی؟

User ID: ارشد رضا قادری موہروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلاۃ خیر من النوم دو بار کہنا مستحب ہے ضروری نہیں یعنی کہیں تو ثواب ہے لیکن نہ کہنے پر بھی اذان درست ہو جائے گی۔ تنویر الابصار میں ہے: (ویقول) ندبا (بعد فلاح أذان الفجر: الصلاة خير من النوم مرتين) ترجمہ: مؤذن کے لیے مستحب ہے کہ فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ الصلاۃ خیر من النوم کہے۔

(تنویر الابصار مع در مختار، جلد 1، صفحہ 388، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: صبح کی اذان میں فلاح کے بعد الصلاۃ خیر من النوم کہنا مستحب ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 470، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟

User ID: صائم گھمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے جواب یہی کلمات بھی دہرائے جائیں اور ساتھ میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم بھی پڑھ لیا جائے۔ کیونکہ احادیث میں دونوں طرح جواب دینے کا ذکر ملتا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے: عن ابی سعید الخدری: "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: إذا سمعتم النداء، فقولوا مثل ما يقول المؤذن". ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو جو موذن کہتا ہے اسی کی طرح کہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، الحدیث 848)

مشکاۃ شریف میں ہے: عن علقمة ابن وقاص قال انی لعند معاوية اذ ن مؤذنه فقال معاويه كما قال مؤذنه حتى اذا قال حی علی الصلاۃ قال لا حول ولا قوة الا باللہ فلما قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم وقال بعد ذالك ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول اللہ ﷺ قال ذالك. رواه احمد ترجمہ: سیدنا علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب ان کے موذن نے اذان دی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی کہا جو موذن نے کہا حتی کہ موذن نے حی علی الصلاۃ کہا تو آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن نے حی علی الفلاح کہا تو آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کے بعد وہی کہا جو موذن نے کہا پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے۔ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، حدیث 457)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

نماز

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ پے شہادت کی انگلی اٹھانا اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور یہ کب شروع ہوا؟

User ID: عبد الستار نیازی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ التحیات میں کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے شہادت کی اُنگلی کے ذریعے اشارہ کرنا سنت ہے اور یہ حضور ﷺ کے عمل سے جاری ہے۔ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کے بارے میں صحیح مسلم میں ہے: ”عن عامر بن عبد الله بن الزبير، عن أبيه، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قعد يدعو، وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى، ويده اليسرى على فخذه اليسرى، وأشار بإصبعه السبابة، ووضع إبهامه على إصبعه الوسطى“ ترجمہ: حضرت عامر اپنے والد حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قعدہ میں تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھتے، تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو درمیان والی اُنگلی پر رکھتے (یعنی انگوٹھے اور انگلی کا حلقہ بنا لیتے)۔ (الصحیح لمسلم، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 260، مطبوعہ لاھور)

امام اہل سنت رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”اس (یعنی اشارہ کرنے کے) باب میں احادیث و آثار بکثرت وارد، ہمارے محققین کا بھی مذہب صحیح و معتمد علیہ (یہی) ہے،... علامہ بدر الدین عینی نے تحفہ سے اس کا استحباب نقل فرمایا اور صاحبِ محیط و ملّا قہستانی نے سنّت کہا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ150، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اقامت کہنے والا کہاں کھڑا ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID:ثناءاللہ

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اقامت کہنے والا کہاں کھڑا ہواس حوالے سے کتب فقہیہ میں کوئی تصریح موجود نہیں ہے ہاں بہتر ہے کہ امام کے بالکل عین پیچھے کھڑا ہو یا پھر امام کی دائیں جانب کھڑا ہو کر اقامت کہے۔ سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "اقامت کی نسبت بھی تعیین جہت کہ دھنی جانب ہو یا بائیں، فقیر کی نظر سے نہ گزری بلکہ ہمارے ائمہ تصریح فرماتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ امام خود اذان واقامت کہے، اور علماء جائز رکھتے ہیں کہ جہاں اذان ہُوئی وہیں اقامت بھی کہی جائے، اور ظاہر ہے کہ اذان مسجد کے اندر نہیں ہوتی بلکہ مکروہ ہے پھر جب بیانِ افضیلت پر آتے ہیں تو اسی قدر فرماتے ہیں کہ اقامت کا مسجد میں ہونا بہتر ہے اور یہاں لفظ کو مطلق چھوڑتے ہیں تخصیصِ جہت کچھ نہیں کرتے، ہاں اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ محاذاتِ امام پھر جانبِ راست مناسب ہے۔ ملخصاً"

(فتاوی رضویہ، ج5، ص372، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

User ID: رانا محمد قاسم جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ امام کا مقتدیوں سے اس قدر اونچی جگہ کھڑے ہونا مکروہ ہے کیونکہ اگر امام اکیلے مقتدیوں کی بنسبت بلند جگہ کھڑا ہو کہ دیکھنے میں واضح بلندی لگے تو یہ مکروہ ہے اور تھوڑی بلندی ہو تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر زیادہ بلندی ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 635، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

جہری نماز میں سری قراءت کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جہری نماز میں امام نے دل میں قراءت شروع کر دی تو کیا حکم ہے؟

User ID: زبیر ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر امام نے جہری نماز میں آہستہ سورت فاتحہ پڑھنا شروع کر دی تو اور ایک آیت پڑھ لی سجدہ سہو واجب ہو گیا اب اس کی دو صورتیں ہیں: اگر ایک یا دو یا تین آیتیں آہستہ پڑھیں پھر اونچی آواز میں انہیں دوبارہ پڑھا تو سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا اور اگر سورت فاتحہ کا اکثر حصہ آہستہ پڑھ لینے کے بعد دوبارہ اونچی آواز سے پڑھا تو سجدہ سہو ساقط نہیں ہو گا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: "لو جھر فیما یخافت او خافت فیما یجھر وجب علیه سجود السھو واختلفوا فی مقدار ما یجب به السھو منھما قیل یعتبر فی الفصلین بقدر ما تجوز به الصلاۃ وھو الاصح" یعنی اگر امام نے سری نماز میں جہری قراءت کی یا جہری نماز میں سری قراءت کی تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ پھر فقہاء کا اس مقدار کے متعلق اختلاف ہے جس سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ دونوں صورتوں میں بقدر جواز نماز معتبر ہے اور یہی اصح ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، جلد 1، صفحہ 128، مطبوعہ پشاور)

امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت قدس سرہ العزیز جد الممتار میں فرماتے ہیں: "لو خافت ببعض الفاتحۃ یعیدہ جھرا لان تکرار البعض لا یوجب السھو ولا الاعادۃ و الاخفاء بالبعض یوجبه فبالاعادۃ جھرا یزول الثانی و لا یلزم الاول" یعنی: اگر بعض فاتحہ آہستہ قراءت کی تو وہ جہراً اس کا اعادہ کرے کیونکہ بعض کا تکرار سجدہ سہو اور نماز کے اعادہ کو واجب نہیں کرتا اور بعض کو آہستہ پڑھنا سجدہ سہو کو واجب کرتا ہے تو جہراً اعادہ کرنے سے دوسرا (نماز کے اعادہ کا وجوب) زائل ہو جاتا اور پہلا (سجدہ سہو کا وجوب) لازم نہیں رہتا۔

(جد الممتار، کتاب الصلوۃ، فصل فی القراءۃ، ج 3، ص 237، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ / 20 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ایک رکعت میں تین سجدے کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز پڑھتے وقت بھولے سے ایک رکعت میں تین سجدے کر دیئے کیا حکم شرع ہوگا؟

User ID: محمد عثمان عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بھول کر تین سجدے کر دیے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے کیونکہ ہر رکعت میں صرف دو سجدوں پر اکتفاء کرنا واجب ہے اس پر زیادتی کرنا ترک واجب ہے اور بھول کر واجب ترک ہو تو سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ تحفۃ الفقہاء میں ہے: "رکع رکوعین او سجد ثلاث سجدات ساھیا یجب علیہ سجود السھو" یعنی کسی نے (ایک رکعت میں) بھولے سے دو رکوع یا تین سجدے کئے، تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔

(تحفۃ الفقہاء، جلد 1، صفحہ 391، مطبوعہ: بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ایک رکعت میں تین سجدے کئے یا دو رکوع یا قعدۂ اولیٰ بھول گیا، تو سجدہ سہو کرے"

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 520، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں: "قصداً واجب ترک کیا، تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا، بلکہ اعادہ واجب ہے، یوہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا، جب بھی اعادہ واجب ہے"

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 708، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ / 20 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سفر شروع کر کے فوراً گھر لوٹ آئے تو نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کوئی بندہ 92 کلومیٹر سفر کی نیت سے چلا اور شہر سے نکل گیا ظہر کا وقت تھا پھر سفر کا ارادہ رہ گیا واپس گھر آ گیا ظہر کا وقت باقی ہے تو کیا بندہ قصر نماز پڑھے گا یا مکمل نماز پڑھے گا؟

User ID: دانیال خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جب نماز کے وقت میں ہی واپس گھر آگئے تو مکمل نماز پڑھنا ہو گی کیونکہ نماز کو پورا پڑھنے یا قصر پڑھنے میں آخری وقت کا اعتبار ہوتا ہے اور اس نے آخری وقت حالت اقامت میں پایا لہذا مکمل نماز پڑھنا ہو گی۔

الدر المختار میں ہے: وَالْمُعْتَبَرُ فِي تَغْيِيرِ الْفَرْضِ آخِرُ الْوَقْتِ وَهُوَ قَدْرُ مَا يَسَعُ التَّحْرِيمَةَ فَإِنْ كَانَ الْمُكَلَّفُ فِي آخِرِهِ مُسَافِرًا وَجَبَ رَكْعَتَانِ وَإِلَّا فَأَرْبَعٌ ترجمہ: فرض بدلنے میں آخری وقت کا اعتبار ہے اور وہ اتنی مقدار ہے جس میں تکبیر تحریمہ کہہ سکیں پس اگر مکلف آخری وقت میں مسافر ہو تو دو رکعتیں لازم ہیں ورنہ چار پڑھنا لازم ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، جلد 2، صفحہ 131، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”کسی نے نماز نہ پڑھی تھی اور وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے اب مسافر ہو گیا تو قصر کرے اور مسافر تھا سو وقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔“

(بہارِ شریعت، جلد 01، حصہ 4، صفحہ 749، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/20 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا نہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دوران تشہد اگر پاؤں کھڑا کر کے نہ بیٹھیں بلکہ سیدھا بچھائے رکھیں تو نماز کا کیا حکم ہو گا؟

User ID: ملک اختر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تشہد کا سنّت طریقہ یہ ہے کہ الٹا پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور سیدھا پاؤں کھڑا رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رُو ہوں اگر اس کے بر خلاف بیٹھے تو مکروہ ہے ہاں اگر عذر کے سبب نمازی پاؤں کھڑا نہیں کر سکتا تو مکروہ نہیں ہے۔ سنت کے تحت بنایہ میں ہے: ”وھی افتراش رجلہ الیسریٰ والجلوس علیھا ونصب الیمنیٰ وتوجیہ اصابعہ الی القبلۃ واما فی حالۃ العذر فلانہ یبیح ترک الواجب فاولیٰ ان یبیح ترک المسنون“ یعنی نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اپنا بایاں پاؤں بچھادے اور اس پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر دے اور انگلیوں کا رخ قبلہ کو رکھے البتہ عذر کی حالت میں اجازت ہے کیونکہ عذر میں جب واجب چھوڑنے کی اجازت ہے تو سنّت چھوڑنے کی تو بدرجہ اولیٰ اجازت ہو گی۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، جلد02، صفحہ 511، مطبوعہ ملتان)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/20 جولائی 2024ء

منافقین پر بھاری نمازیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا فجر اور عشاء نہ پڑھنے والوں کو حدیث پاک میں منافق کہا گیا ہے؟

User ID: ملک اختر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حدیث مبارکہ میں فجر و عشاء کو منافقین کے لیے بھاری نمازیں فرمایا گیا ہے کہ عشاء و فجر کی نماز منافقین پر بھاری ہوتی ہے اس کی ادائیگی ان کے لیے مشکل ہوتی ہے اور مسلمان اگر سستی کرے تو منافق نہیں بلکہ منافقوں والے طریقے پر چلنے والا کہلائے گا۔ سنن دارمی میں ہے: عن ابی ھریرۃ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "إنه ليس من صلاة أثقل على المنافقين من صلاة العشاء الآخرة، وصلاة الفجر، ولو يعلمون ما فيهما، لأتوهما ولو حبوا". سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”منافقین پر عشاء اور فجر سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں ہے، اور اگر ان دونوں نمازوں کا اجر و ثواب انہیں معلوم ہو جائے تو وہ ان کے لئے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے چلے آئیں۔“

(سنن دارمی، کتاب الصلاۃ، باب ای الصلاۃ علی المنافقین اثقل، حدیث 1307)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/20 جولائی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

امام کوئی لفظ بھول جائے تو لقمہ دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام اگر قراءت میں کوئی لفظ بھول جائے تو مقتدی کیا اسے لقمہ دے سکتا ہے؟ جیسے تراویح میں ہوتا ہے۔

User ID: عامر خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر امام کوئی لفظ بھول جائے تو اسے لقمہ دینا جائز ہے البتہ لقمہ دینے میں جلدی نہ کی جائے کہ ہو سکتا ہے امام کو خود یاد آجائے اور وہ درست کر لے۔ "وینبغی للمقتدی أن لا یعجل بالفتح لامکان الاستفتاح"
ترجمہ: اور مقتدی کو چاہیے کہ لقمہ دینے میں جلدی نہ کرے، اس لیے کہ ممکن ہے کہ امام خود لقمہ طلب کر لے۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد 2، صفحہ 416، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وقار الفتاوی میں ہے: "قرآن غلط پڑھا جائے گا، تو سننے والوں پر واجب ہے کہ وہ اس کی تصحیح کریں۔ اس لیے نماز تراویح اور فرض نمازوں میں بھی جب پڑھنے والا غلطی کرے، تو سننے والوں کو لقمہ کی اجازت دی گئی ہے۔ سامع جو مقرر ہے اسے چاہیے کہ وہ لقمہ دے اور اگر وہ لقمہ نہ دے سکے، تو پیچھے سننے والوں میں سے جو حافظ ہو یا کوئی اور جو اس غلطی کو سمجھتا ہے اور اسے صحیح الفاظ یاد ہیں، تو وہ بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ غلطی مختلف طرح کی ہوتی ہے، بعض صورتوں میں تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، وہاں لقمہ دینا ضروری ہے تاکہ نماز صحیح ہو جائے، ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائے گی اور بعض جگہیں ایسی ہیں کہ حافظ سے کوئی آیت چھوٹ جائے یا کوئی کلمہ پڑھنے سے رہ گیا اور اس سے اگرچہ نماز تو فاسد نہ ہوتی ہو، (مگر) قرآن پورا سننے کا ثواب نہیں ملے گا، جب تک اس کی تصحیح نہ کر لی جائے، بلکہ سلام پھیرنے کے بعد بھی اگر ایسی غلطی یاد آئی یا بتائی گئی، تو آئندہ رکعت میں اس کو صحیح کر لیا جائے اس کے بعد قراءت شروع کی جائے۔"

(وقار الفتاوی، کتاب الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 235، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ / 20 جولائی 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عشا کی نماز آخری وقت میں پڑھ رہے ہوں دوسری رکعت میں فجر کا وقت شروع ہو گیا تو کیا عشاء کی نماز ہو جائے گی؟

User ID:فرید راٹھور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عشاء کی نماز ہو جائے گی کیونکہ صرف فجر، جمعہ و عیدین کی نمازوں میں وقت کے اندر سلام پھرنا ضروری ہے اس کے لیے کسی نماز کو بھی اگر وقت کے اندر شروع کر لیا تو نماز ہو جائے گی چاہے دوران نماز وقت ختم ہو جائے۔ در مختار میں ہے: ''الأداء فعل الواجب فی وقتہ وبالتحریمۃ فقط بالوقت یکون أداء عندنا'' ترجمہ: وقت کے اندر واجب کو بجالانا اداء کہلاتا ہے اور ہمارے نزدیک وقت کے اندر صرف تحریمہ کا ہونا ہی ادا ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب قضاء الفوائت، جلد 2، صفحہ 628، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا، تو نماز قضا نہ ہوئی، بلکہ ادا ہے، مگر نمازِ فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا، نماز جاتی رہی۔“

(بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 701، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 صفر المظفر 1446ھ / 27 اگست 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

نماز میں سجدوں کی تعداد میں شک ہو تو سجدہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر نماز میں انسان بار بار اس شک میں پڑھ جائے کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے یا دو تو اس صورت میں کیا کرے؟

User ID: محمد ابو بکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ غالب گمان پر عمل کرے گا جس طرف رائے زیادہ جمے اسی پر عمل کرے گا اگر غالب گمان ہو کہ ایک سجدہ کیا تو ایک اور کر لے اور اگر غالب گمان ہو کہ دو سجدے کیے تو سجدہ نہ کرے۔ کتاب الاصل میں امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ” قلت أرأيت رجلا صلى فسها في صلاته فلما فرغ من صلاته سجد لسهوه فشك فلم يدر أسجد لسهوه واحدة أو اثنتين قال يتحرى الصواب فان كان أكثر رأيه أنه سجد سجدة واحدة سجد أخرى وان كان أكثر رأيه أنه سجد سجدتين لسهوه تشهد وسلم “ ترجمہ: میں نے عرض کی کہ آپ کیا فرماتے ہیں اس بارے میں کہ ایک شخص نماز میں بھول گیا، جب اس نے تمام ارکان ادا کر لیے تو سجدہ سہو کیا، پھر اسے شک ہو گیا کہ معلوم نہیں اس نے ایک سجدہ کیا ہے یا دو؟ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تحری کرے، اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے، تو دوسرا سجدہ بھی کرے اور اگر اس کا غالب گمان ہو کہ اس نے دونوں سجدے کر لیے ہیں، تو تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔

(کتاب الاصل جلد 1، صفحہ 200، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ / 24 جولائی 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام نے سورت قارعہ پڑھی آگے آیات میں ترتیب الٹ ہو گئی معنی یہ بنا جس کی تولیں بھاری ہوئیں اس کے لیے ہاویہ ہے جس کی تولیں ہلکی ہوئیں۔ وہ عیش میں ہو گا نماز ہوئی یا نہیں؟

User ID:فیصل نواز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ معنی فاسد ہو گئے اور معنی فاسد ہونے سے امام کی نماز فاسد ہو گئی امام کی نماز ٹوٹنے سے مقتدیوں کی نماز بھی ٹوٹ گئی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''(قراءت میں غلطی ہو جانے) کے باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہو گئی، ورنہ نہیں۔۔۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنے سے اگر معنی فاسد ہوں، نماز نہ ہوئی۔''

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 554، 557، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اپنے محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: غلام مصطفی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ محلے کی مسجد کی جماعت واجب ہے باقی جماعت کا ثواب جس بھی مسجد میں جا کر نماز پڑھیں ملے گا۔ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے بہت فضائل ہیں۔ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ترجمہ کنز الایمان اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر: 43)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس یعنی "رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" سے مراد یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھو جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجے افضل ہے۔ (تفسیر نعیمی جلد 1، ص330)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چالیس دن نماز فجر اور عشا باجماعت پڑھی اس کو اللہ پاک دو براتیں عطا فرمائے گا ایک نار سے دوسری نفاق سے۔ (تاریخ بغداد، رقم: 6231، ج11، ص384)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے 27 درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوۃ الجماعت، جلد1، صفحہ 233)

امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے کامل وضو کیا اور کسی فرض نماز کی ادائیگی کے لئے چلا اور باجماعت نماز ادا کی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ 130)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد بسم اللہ شریف پڑھ کر سورت سوچنے میں تین بار سبحان اللہ کی مقدار خاموش کھڑے رہے تو کیا حکم ہے؟

User ID:سید ریاض حسین شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت سوچنے میں تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار خاموش کھڑے رہے تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا، اگر سجدہ سہو نہ کیا یا جان بوجھ کر اتنی مقدار خاموش کھڑے رہے تو نماز لوٹانا واجب ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”الحمد شریف کے بعد امام نے سانس لیا اور آمین کہی اور شروع سورت کے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور بسم اللہ کو خوب ترتیل سے ادا کیا، تو اس قدر میں ایک سورت چھوٹی پڑھنے کی ضرور دیر ہو جائے گی، مگر اس میں حرج نہیں، بلکہ یہ سب باتیں مطابق سنت ہیں، سکوت اتنی دیر کیا کہ تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا، تو یہ سکوت اگر بربنائے تفکر تھا کہ سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں، تو سجدہ سہو واجب ہے، اگر نہ کیا، تو اعادہ نماز کا واجب ہے اور اگر وہ سکوت عمداً بلا وجہ تھا، جب بھی اعادہ واجب۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 08، صفحہ 192، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

تشہد میں سیدھے پاؤں پر بیٹھنے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میری بائیں ٹانگ فیکچر ہوگئی تو کیانماز پڑھتے ہوئے میں دائیں پاؤں پر بیٹھ سکتاہوں؟

User ID:غلام مصطفی قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تشہد کا سنّت طریقہ یہ ہے کہ الٹا پاؤں بچھا کراس پر بیٹھ جائے اور سیدھا پاؤں کھڑا رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رُو ہوں اگراس کے برخلاف بیٹھے تو مکروہ ہے ہاں اگر عذر کے سبب نمازی دائیں پاؤں پر بیٹھے تو مکروہ نہیں ہے۔سنت کے تحت بنایہ میں ہے:”وھی افتراش رجلہ الیسریٰ والجلوس علیھا ونصب الیمنٰی وتوجیہ اصابعہ الی القبلۃ واما فی حالۃ العذر فلانہ یبیح ترک الواجب فاولیٰ ان یبیح ترک المسنون“یعنی نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اپنا بایاں پاؤں بچھادے اوراس پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کردے اور انگلیوں کا رخ قبلہ کو رکھے البتہ عذر کی حالت میں اجازت ہے کیونکہ عذر میں جب واجب چھوڑنے کی اجازت ہے تو سنّت چھوڑنے کی توبدرجہ اولیٰ اجازت ہوگی۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، جلد02، صفحہ 511، مطبوعہ ملتان)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

غیر سید کو خود کو سید کہلوانا اور اس کی امامت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو شخص سید نہ ہو لیکن خود کو سید کہلواتا ہو تو اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

User ID: یعقوب برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جس طرح اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا نسب بدلنے میں شمار ہوتا ہے ایسے ہی کاسٹ یا ذات کا تعلق سلسلۂ نسب سے ہے، تو اسے بدلنا بھی نسب بدلنے میں شمار ہوگا، جو کہ ناجائز و حرام ہے لہذا اگر کوئی غیر سید اپنے آپ کو سید ظاہر کرے تو یہ ناجائز و حرام ہے اور علانیہ ایسا کرے تو فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے پڑھ لی تو دہرانا واجب ہے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے: ﴿اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔

(القرآن، پارہ 21، سورۃ الاحزاب، آیت 5)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام" جس نے خود کو اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیا حالانکہ اسے علم تھا کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔

(صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 533، حدیث 6766، مطبوعہ لاہور)

تبیین الحقائق میں ہے: "وكره إمامة العبد والفاسق) لأنه لا يهتم لأمر دينه؛ ولأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعا "ترجمہ: غلام اور فاسق کی امامت بھی مکروہِ تحریمی ہے کیونکہ وہ دینی احکامات کی پرواہ نہیں کرتا، اور اس لئے بھی کہ اسے (یعنی فاسق کو) امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شرعاً ان پر اس کی اہانت واجب ہے۔

(تبیین الحقائق، جلد 01، صفحہ 134، مطبعہ کبری)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ / 16 اگست 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پانچ وقتی نماز محلے کی مسجد میں پڑھنالازم ہے یا کبھی کبھار دوسرے محلے میں بھی پڑھ سکتے ہیں؟

User ID:ابرار خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ محلے کی مسجد میں نماز افضل ہے البتہ اگر محلے کی مسجد آباد ہے اور پھر وہ دوسری جگہ نماز پڑھتا ہے تو حرج نہیں بلکہ اگر محلے کی مسجد کا امام قابل امامت نہیں تو اب اس کے پیچھے نماز پڑھنا ہی جائز نہیں۔ فتاوی فیض الرسول میں ہے: "قریب کی مسجد کی جماعت کو چھوڑ کر دور کی مسجد میں جانے والا اگر اس مسجد کا امام یا مؤذن یا مقیم جماعت ہو یعنی اس کے نہ جانے کے سبب جماعت میں خلل کا اندیشہ ہو یا کوئی اور وجہ شرعی ضروری ہو تو دور کی مسجد میں جانا ضروری ہے' اور اگر کوئی وجہ شرعی نہ ہو تو قریب کی مسجد کو چھوڑ کر دور کی مسجد میں جانا بہتر نہیں۔"

(فتاوی فیض الرسول، جلد1، باب الجماعۃ، صفحہ 347 ، شبیر برادرز لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: فاسق کی اقتدا نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 573، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

فجر و عصر کے بعد قضا نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا نماز فجر و عصر کے بعد قضا نماز پڑھ سکتے ہیں؟

User ID: ابرار خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تین اوقاتِ مکروہہ طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد تک اور غروب آفتاب سے بیس منٹ پہلے اور نصف النہار یعنی زوال کے وقت، ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، ان تین اوقات کے علاوہ جب بھی قضا پڑھیں گے جائز ہے ایسے ہی کسی بھی نماز کے وقت کسی بھی نماز کی قضا پڑھ سکتے ہیں۔ در مختار میں ہے: "(وكره نفل) قصداً (وكل ما كان واجباً لغيره كمنذور وركعتي طواف والذي شرع فيه ثم افسد بعد صلاة فجر وعصر، لا) يكره (قضاء فائتة و) لو وتراً او (سجدة تلاوة وصلاة جنازة، وكذا) الحكم من كراهة نفل و واجب لغيره لا فرض و واجب لعينه (بعد طلوع فجر سوى سنته)" بعد فجر و عصر قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، یونہی ہر وہ نماز جو واجب لغیرہ ہو، جیسے منت، طواف کی دو رکعات اور ایسی نفل نماز جسے شروع کر کے فاسد کر دیا ہو، البتہ طلوعِ فجر کے بعد سنت فجر، یونہی فوت شدہ نمازوں کی قضا مکروہ نہیں، اگرچہ وتر ہو یا سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ، کراہت کا یہ حکم نوافل اور واجب لغیرہ میں ہے، نہ کہ فرض اور واجب لعینہ میں۔

(الدر المختار مع رد المحتار ملتقطاً، جلد2، صفحہ 44،45، دار عالم الکتب)

بہار شریعت میں ہے: قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بریٔ الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔

(بہار شریعت جلد1 حصہ4 صفحہ 707 مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/ 23 اگست 2024ء

وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جمعہ کی پہلے والی سنتیں گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟

User ID: محمد اکرم ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جمعہ کی سنتیں گھر میں پڑھ کر مسجد جانا افضل ہے کیونکہ سنن ونوافل کو گھر پر ادا کرنا افضل ہے چاہے کسی بھی نماز کی سنتیں ہوں نماز سے پہلے والی سنتیں ہوں یا بعد والی سنتیں یا نفل ہوں۔ صدر الشریعہ ،بدر الطریقہ ،مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں : نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ مگر (۱) تراویح و (۲) تحیۃ المسجد اور (۳) واپسی سفر کے دو نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور (۴) احرام کی دو رکعتیں کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا بہتر ہے اور (۵) طواف کی دو رکعتیں کہ مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھیں اور)۶(معتکف کے نوافل اور (۷) سورج گہن کی نماز کہ مسجد میں پڑھے اور (۸) اگر یہ خیال ہو کہ گھر جاکر کاموں کی مشغولی کے سبب نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں جی نہ لگے گا اور خشوع کم ہو جائے گا تو مسجد ہی میں پڑھے۔

(بہار شریعت جلد1 ،حصہ 4، صفحہ 671، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

پسینے کی حالت میں مسجد جانے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پسینے کی حالت میں مسجد جانا کیسا ہے؟

User ID: مزمل حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پسینہ اگر بدبودار ہو تو اس حالت میں مسجد جانا جائز نہیں کیونکہ مسجد کو بدبو سے بچانا لازم ہے اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو مسجد جانے میں حرج نہیں۔ سیدی امام اہلسنت بدبودار چیز مسجد میں لے جانے کے حوالے سے فرماتے ہیں: مسجد کو بو سے بچاناواجب ہے، ولہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیاسلائی سلگانا حرام، حتی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: "وان یمرفیه بلحم نیئ" یعنی مسجد میں کچا گوشت لے جانا، جائز نہیں، حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہے، تو جہاں سے مسجد میں بو پہنچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔ یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے، تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا، ایسا نہیں، بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں، اس سے جس سے ایذا پاتا ہے انسان۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ232تا233، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17صفر المظفر1446ھ/23اگست2024ء

روزہ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

1540

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا نو اور دس محرم الحرام کو روزہ رکھنے کے متعلق کوئی فضیلت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: فضل الرحمن

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ماہ محرم الحرام کے ہر دن روزے کا ثواب بہت زیادہ ہے اور یوم عاشوراء یعنی دس محرم الحرام کا روزہ ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے البتہ جو عاشورا کے دن روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ 9 محرم یا 11 محرم کا روزہ بھی رکھے۔ صحیح مسلم میں حضرتِ سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: وصیام یوم عاشوراء احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ یعنی مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(مسلم، ص454، حدیث: 2746)

مسند احمد میں ہے حضور پُرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشورا کے دن کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی (اس طرح) مخالفت کرو کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔

(مسند امام احمد، ج1، ص518، حدیث:2154)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر دس محرم الحرام کا نفلی روزہ رکھا اور ساتھ قضا روزے کی بھی نیت کر لی تو کیا حکم ہے؟

User ID: زبیر ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر نفلی روزے کے ساتھ قضا کی بھی نیت کی تو قضا روزہ ادا ہو جائے گا نفلی روزہ نہیں ہو گا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ’’اذا نوی قضاء بعض رمضان والتطوع یقع عن رمضان فی قول ابی یوسف رحمہ اللہ وھو روایۃ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ کذا فی الذخیرۃ‘‘ یعنی جب رمضان کے کسی روزے کی قضا اور نفل کی نیت سے روزہ رکھا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کے مطابق رمضان کا قضا روزہ ادا ہو جائے گا، یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی روایت ہے، ذخیرہ میں بھی یونہی ہے۔

(فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 197، مطبوعہ پشاور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/ 20 جولائی 2024ء

حج و عمرہ

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دو سال کا بچہ ہو اسے عمرے پر لے جائیں تو اس کے عمرے کی نیت کا کیا طریقہ ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: انعام الحق

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نا سمجھ بچے کی طرف سے اس کا ولی جیسے والد یا بھائی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے گا اور بچے کو بھی ان تمام کاموں سے بچایا جائے گا جو حالت احرام میں جائز نہیں ہوتے جیسے بچے کو سلے ہوئے کپڑے نہیں پہنائے جائیں گے بلکہ تہبند وغیرہ باندھا جائے، احرام کی پابندیوں کا خیال کیا جائے گا۔ البتہ اگر بچے کو سلے ہوئے کپڑے پہنائے یا کوئی واجب چھوٹ گیا تو بچے پر دم وغیرہ لازم نہیں ہو گا۔ بہار شریعت میں ہے: نا سمجھ بچہ نے خود احرام باندھا یا افعالِ حج ادا کیے تو حج نہ ہوا بلکہ اس کا ولی اُس کی طرف سے بجالائے مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں کہ بچہ کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا، اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں تو باپ ارکان ادا کرے سمجھ وال بچہ خود افعالِ حج ادا کرے، رمی وغیرہ بعض باتیں چھوڑ دیں تو ان پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔ یوہیں نا سمجھ بچہ کی طرف سے اس کے ولی نے احرام باندھا اور بچہ نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی کچھ لازم نہیں۔ بچہ کی طرف سے احرام باندھا تو اُس کے سلے ہوئے کپڑے اُتار لینے چاہیے، چادر اور تہبند پہنائیں اور اُن تمام باتوں سے بچائیں جو مُحرِم کے لیے ناجائز ہیں اور حج کو فاسد کر دیا تو قضا واجب نہیں اگرچہ وہ بچہ سمجھ وال ہو۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1082، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ / 16 اگست 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک بندے نے عمرہ کیا اور حلق کروایا اب دوسرے دن عمرہ کرتا ہے تو کیا پھر حلق کروائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: فرحان خان

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایک عمرے کے بعد دوسرے عمرے میں بھی حلق کروانا لازم ہے کیونکہ احرام کی پابندیوں سے نکلنے کے لیے حلق یا تقصیر کا حکم ہے اب اگر حلق کروانے کے سبب سر پر بال نہ بھی ہوں تب بھی استرا پھیرنا واجب ہے جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: واذا جاء وقت الحلق ولم يكن على راسه شعر بان حلق قبل ذلك او بسبب آخر ذكر في الاصل انه يجري الموسى على راسه لانه لو كان على راسه شعر كان الماخوذ عليه اجراء الموسى و ازالة الشعر فما عجز عنه سقط وما لم يعجز عنه يلزمه ثم اختلف المشائخ في اجراء الموسى انه واجب او مستحب والاصح انه واجب هكذا في المحيط ترجمہ: اور جب حلق کا وقت آجائے اور اس کے سر پر بال نہ ہوں وہ اس طرح کہ اس نے پہلے ہی حلق کروایا ہو یا کسی اور سبب سے تو اس بارے میں اصل میں ذکر کیا گیا کہ وہ اپنے سر پر استرا پھیرے گا اس لیے کہ اگر اس کے سر پر بال ہوں تو اس پر لازم ہے کہ سر پر استرا پھیرے اور بالوں کو زائل کرے پس جو اس سے عاجز آجائے تو یہ ساقط ہو جائے گا اور جو اس سے عاجز نہ ہو اس پر یہ لازم ہو گا پھر مشائخ نے استرا پھیرنے کے حوالے سے اختلاف کیا کہ یہ واجب ہے یا مستحب ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ واجب ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، جلد 1، صفحہ 231، دار الکتب)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس کے سر پر بال نہ ہوں اُسے اُسترہ پھروانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں پھُڑیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈا نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کہ کتروائے تو اس عُذر کے سبب اُس سے مونڈانا اور کتروانا ساقط ہو گیا۔ اُسے بھی مونڈانے والوں، کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایامِ نحر کے ختم ہونے تک بدستور رہے۔

(بہار شریعت جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1149، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

نکاح و طلاق

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میری خالہ کی بڑی بیٹی نے میری ماں کا دودھ پیا ہے کیا اس کی چھوٹی بہن سے میرا نکاح ہو سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: رانا محمد قاسم جمیل

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ آپ کا خالہ کی بڑی بیٹی کی چھوٹی بہن سے نکاح جائز ہے کیونکہ اپنی رضاعی بہن کی سگی بہن سے نکاح جائز ہوتا ہے جبکہ کوئی اور وجہ حرمت نہ ہو۔ مبسوط میں ہے: ”يتزوج أخت أخته من الرضاع ومثله من النسب يحل لأنه إذا تزوج أخت أخته من النسب يحل ذلك بأن كان له أخ لأب وأخت لأم فلأخيه لأبيه أن يتزوج أخته لإمه لأنه لا نسب بينهما موجب للحرمة فكذلك في الرضاع“ یعنی اپنی رضاعی بہن کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے اور اس کی مثل نسب سے حلال ہے، کیونکہ جب وہ اپنی نسبی بہن کی بہن سے نکاح کرے، تو یہ حلال ہے اس طرح کہ کسی کا باپ شریک بھائی ہو اور ایک ماں شریک بہن، تو اس کے باپ شریک بھائی کے لئے اس کی ماں شریک بہن سے نکاح جائز ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان کوئی نسبی رشتہ نہیں جو موجبِ حرمت ہو، پس اسی طرح رضاعت میں ہے۔ (المبسوط لسرخسی، جلد 5، صفحہ 137، مطبوعہ: بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا عورت کی پہلی اولاد لڑکی ہونا اس کے لیے برکت ہے؟

User ID: فضل الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت کے ہاں پہلی اولاد لڑکی ہو تو یہ اس کے لیے برکت ہے۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عورت کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلی بار بیٹی پیدا ہو۔

(ابن عساکر، ذکر من اسمہ: العلاء، ۵۴۷۳-العلاء بن کثیر ابو سعید، ۴۷ / ۲۲۵)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

شادی کی رسم دودھ پلائی میں پیسے لینے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دودھ پلائی کی رسم میں دولہے سے مانگے جانے والے پیسے رشوت کے زمرے میں آئیں گے یا نہیں؟

User ID: سید محمد جنید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دودھ پلائی کی رسم میں مانگے جانے والے پیسے تب رشوت کے زمرے میں آئیں گے جب دولہا اس وجہ سے پیسے دے کہ اگر پیسے نہ دیے تو مجھے ذلیل وخوار کیا جائے گا یا میرا مذاق اڑایا جائے گا تو لینے والے کے حق میں یہ رشوت ہے اور رشوت ناجائز و حرام ہے اگر ایسی صورتحال نہ ہو تو دولہا اپنی مرضی سے جتنے پیسے چاہے دے سکتا ہے یہاں ایک اور بات ذھن نشین رہے کہ دودھ پلائی کی رسم جس طرح رائج ہے کہ اس میں بے پردگی وغیرہ ہوتی ہے یہ شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں "رشوت لینا مطلقاً حرام ہے، جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے (وہ) رشوت ہے یونہی جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے لیکن اپنے اوپر سے دفعِ ظلم (یعنی ظلم دور کرنے) کے لئے جو کچھ دیا جائے (وہ) دینے والے کے حق میں رشوت نہیں، یہ دے سکتا ہے، لینے والے کے حق میں وہ بھی رشوت ہے اور اسے لینا حرام۔

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 597، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

شادی کی رسم میں نوٹ پر مہندی لگانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شادی کی رسم میں دولہا کے ہاتھ پر نوٹ رکھ کر اس پر مہندی لگائی جاتی ہے کیا شریعت میں اس کی کوئی گنجائش ہے؟

User ID: احمد فراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نوٹ پر مہندی لگانے کی صورت میں اگر نوٹ ضائع نہ ہو تو لگانا گناہ نہیں جبکہ کوئی اور مانع شرعی نہ پایا جائے اور اگر نوٹ ضائع ہو جائے قابل استعمال نہ رہے تو نوٹ پر مہندی لگانا جائز نہیں کیونکہ اس میں مال کو ضائع کرنا اور اسراف ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ''اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (القرآن، پارہ 8، سورہ اعراف، آیت 31)

حضور نبیِّ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان اللہ کرہ لکم ثلاثا: قیل و قال و اضاعۃ المال و کثرۃ السوال یعنی اللہ پاک تمہارے لئے 3 باتوں کو ناپسند فرماتا ہے: (1) قیل و قال یعنی بے فائدہ گفتگو (2) مال ضائع کرنا (3) کثرت سے سوال کرنا۔ (بخاری، 1 / 498، حدیث: 1477)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/20 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نکاح کے بعد کچھ معاملات کی وجہ سے رخصتی میں تاخیر ہو جائے تو کیا اس سے نکاح پر کوئی فرق پڑے گا سنا ہے کہ نکاح کے تین ماہ بعد تک اگر رخصتی نہ ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے -

User ID: محسن خان تنولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ نکاح کے بعد چاہے سالوں گزر جائیں از خود طلاق نہیں ہوتی جب تک شوہر طلاق نہ دے۔ لہذا یہ نظریہ کہ تین ماہ بعد طلاق ہو جاتی ہے درست نہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اَلَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ۔ ترجمہ کنزالایمان: (وہ) جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

(القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 237)

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ ترجمہ: طلاق کا مالک وہی ہے جو عورت سے جماع کرے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث 2081)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 صفر المظفر 1446ھ / 27 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کن کن صورتوں میں عورت کو طلاق دینے کی اجازت اسلام دیتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ طلاق دینا فی نفسہ جائز ہے لیکن اگر بلاوجہ شرعی طلاق دی جائے تو ممنوع ہے اور اگر کوئی شرعی وجہ ہو جیسے عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہِ شرعی ممنوع ہے اور وجہِ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اُس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو، اس حالت کے ساتھ دربارِ خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اُس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ 110، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بیٹی کے اچھے رشتے کیلئے کیا وظیفہ ہے؟

User ID: فیضان انمول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جن لڑکیوں کے رشتے میں بندش ہو وہ یہ دو وظائف کر لیا کریں ان شاءاللہ اچھا رشتہ ملے گا۔ (1) جن لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو یا منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو وہ نمازِ فجر کے بعد یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام 312 بار پڑھ کر اپنے لئے نیک رشتہ ملنے کی دعا کریں، اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل جلد شادی ہو اور شوہر بھی نیک ملے۔ (2) یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 143 بار لکھ کر تعویذ بنا کر کنوارا اپنے بازو میں باندھے یا گلے میں پہن لے اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اُس کی جلد شادی ہو جائے گی اور گھر بھی اچھا چلے گا۔

(ماخوذ از: مینڈک سوار بچھو، صفحہ 24، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

1551

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

میسج پر طلاق لکھی اور دوسرے کے پڑھنے سے پہلے میسج ڈلیٹ کر دیا تو طلاق کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شوہر نے بیوی کے لیے کسی کو میسج کیا کہ اگر وہ وہاں گئی تو اسے طلاق ہے اور اس کے پڑھنے سے پہلے میسج ڈیلیٹ کر دیا تو کیا حکم ہو گا۔

User ID:نعیم رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ جس طرح بول کر طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے ایسے ہی طلاق لکھنے سے بھی واقع ہو جائے گی چاہے میسج سینڈ کرے یا نہ کرے چاہے آگے والے نے میسج پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو لہذا طلاق عورت کے وہاں جانے پر معلق ہو جائے گی لہذا جب عورت وہاں جائے گی تو اسی وقت طلاق واقع ہو گی اور عدت شروع ہو گی۔ بہار شریعت میں ہے: زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو طلاق نہ ہو گی اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہو گئی بلکہ اگر نہ بھی بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی۔

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ 114، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

User ID: عرفات صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بیوی کی اجازت سے عزل (یعنی ہمبستری کے وقت باہر انزال کرنا) جائز ہے چاہے بچہ دودھ پیتا ہو یا نہ پیتا ہو ۔ مسلم شریف میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: کنا نعزل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فبلغ ذلک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فلم ینھنا ترجمہ: ہم دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں عزل کرتے تھے؛ پس یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضور علیہ السلام نے ہم کو منع نہ فرمایا.

(صحیح مسلم، باب حکم العزل، رقم الحدیث:1440، دار احیاء التراث العربي، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وطی کرنے میں اگر انزال باہر کرنا چاہتا ہے تو اس میں اجازت کی ضرورت ہے، اگر عورت حرہ یا مکاتبہ ہے تو خود اسکی اجازت سے اور کنیز بالغہ ہے تو مولی کی اجازت سے.

(بہار شریعت، جلد2، حصہ 7، صفحہ 88، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

وراثت

الصلوة والسلام علیك یا رسول اللہ

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ساس کے مرنے پر بہو کا وراثت میں حصہ ہو گا یا نہیں؟

User ID:عتیقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ساس کے مرنے پر بہو کا وراثت میں حصہ نہیں ہو گا کیونکہ وراثت کے تین سبب ہیں: نسب، زوجیت، اور ولاء، ساس اور بہو ہونا وراثت کا سبب نہیں لہذا بہو کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا ہاں اگر کوئی اور رشتہ ہے جس سے حق وراثت ثابت ہوتا ہو تو ملے گا ورنہ نہیں۔ المبسوط للسرخسی میں ہے: الأسباب التي بها يتوارث ثلاثة الرحم والنكاح والولاء یعنی وہ اسباب جن سے وراثت متعلق ہوتی ہے، تین ہیں: رحم یعنی نسب، نکاح اور ولاء۔ (المبسوط للسرخسي، كتاب الفرائض، جلد29، صفحہ138)

فتاوی رضویہ میں ہے: داماد یا خسر ہونا اصلاً کوئی حق وراثت ثابت نہیں کرسکتا خواہ دیگر ورثاء موجود ہوں یا نہ ہوں ہاں اگر اور رشتہ ہے تو اس کے ذریعہ سے وراثت ممکن ہے مثلاً داماد بھتیجا ہے خسر چچا ہے تو اس وجہ سے باہم وراثت ممکن ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 332، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/20 جولائی 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید نے بھائی کو بیٹی گود دی ہے تو کیا زید کے مرنے پر وہ بیٹی زید کی وراثت سے حصہ پائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: افضل انصری

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ زید کی بیٹی اس کی وراثت میں سے حصہ پائے گی کیونکہ بیٹا یا بیٹی اولاد کی حیثیت سے حقیقی والدین کی وراثت کے حقدار ہوتے ہیں نہ کہ ان کے جنہوں نے گود لیا ہو۔ سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ''پسر خواندہ نہ چنیں کس را پسر می شود نہ خود بے علاقہ از پدران الحقائق لا تغیّر، شرعاً وارث پدر است نہ اینکس دیگر۔'' منہ بولا بیٹا نہ ایسے شخص کا بیٹا ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے باپ سے بے تعلق کیونکہ حقیقتوں میں تغیر نہیں ہوتا، شرعی طور پر وہ اپنے باپ کا وارث ہے نہ کہ اس دوسرے شخص کا جس نے اس کو منہ بولا بیٹا بنایا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 26، صفحہ 178، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''تبنّیٰ کرنا یعنی لڑکا گود لینا شرعاً منع نہیں، مگر وہ لڑکا اس کا لڑکا نہ ہو گا بلکہ اپنے باپ ہی کا کہلائے گا اور وہ اپنے باپ کا ترکہ پائے گا۔ گود لینے والے کا نہ یہ بیٹا ہے نہ اس حیثیت سے اس کا وارث، ہاں اگر وارث ہونے کی بھی اس میں حیثیت موجود ہے مثلاً بھتیجا کو گود لیا تو یہ وارث ہو سکتا ہے جبکہ کوئی اور مانع نہ ہو۔''

(فتاوی امجدیہ، ج 3، ص 365، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ / 24 جولائی 2024ء

خرید و فروخت، کاروبار

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میں نے آنلائن ایک گھڑی خریدی ابھی وہ گھڑی میرے پاس نہیں پہنچی مجھ سے کوئی اور وہی گھڑی خریدنا چاہتا ہے تو کیا میں اسے اپنے پاس آنے سے پہلے بیچ سکتا ہوں؟

User ID: دانیال خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ گھڑی پر قبضہ کیے بغیر اسے آگے بیچنا جائز نہیں کیونکہ حدیث پاک میں منقولی چیز پر قبضہ کیے بغیر آگے بیچنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ، قال ابن عباس: وأحسب کل شیء بمنزلۃ الطعام" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص طعام (غلہ) خریدے، تو قبضہ کرنے سے پہلے اس کو آگے نہ بیچے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ تمام اشیاء طعام (غلہ) ہی کی طرح ہیں (یعنی باقی چیزوں کا بھی یہی حکم ہے)۔

(صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان البیع قبل القبض، جلد 2، صفحہ 5، مطبوعہ کراچی)

شرح ہدایہ میں ہے: "بیع المنقول قبل القبض لا یجوز بالإجماع" ترجمہ: منقولی یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کے قابل چیز کو قبضہ سے پہلے بیچنا، بالاجماع ناجائز ہے۔

(البنایہ شرح الھدایہ، کتاب البیوع، باب الاقالہ، جلد 7، صفحہ 298، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/20 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

چوری والی چیز خریدنے اور بیچنے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ چوری کی ہوئی چیز بیچنا کیسا ہے؟ جبکہ خریدار کو معلوم ہو کہ چوری کی چیز ہے اور وہ اس سے رضامند بھی ہو تو کیا شرعی حکم ہے؟

User ID: شیراز علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ چوری کی چیز آگے بیچنا حرام ہے۔اور خریدنے والے کو معلوم ہو کہ چوری کی چیز ہے تو اس کے لیے خریدنا حرام ہے۔ بلکہ ایسے مال کو مالک کے حوالے کرنا لازم ہے، مالک نہ ہو تو ورثاء کو لوٹادی جائے، اور اگر ورثاء کا بھی علم نہ ہو تو ایسی چیز فقراء میں صدقہ کرنا لازم ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”چوری کا مال دانستہ (جان بوجھ کر) خریدنا حرام ہے بلکہ اگر معلوم نہ ہو مظنون (گمان غالب) ہو جب بھی حرام ہے مثلاً کوئی جاہل شخص کہ اس کے مورثین بھی جاہل تھے کوئی علمی کتاب بیچنے کو لائے اور اپنی ملک بتائے اس کے خریدنے کی اجازت نہیں اور اگر نہ معلوم ہے نہ کوئی واضح قرینہ تو خریداری جائز ہے، پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ مالک کو دیا جائے اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو، اور اُن کا بھی پتہ نہ چل سکے تو فقراء کو۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد17، صفحہ 165، رضافاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

رہن لی گئی زمین میں کھیتی اور نفع کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زمین رہن رکھی ہو تو جس کے پاس رہن رکھی گئی اس کا اس زمین میں کھیتی باڑی کرنا اور نفع حاصل کرنا کیسا ہے؟

User ID:فیضان انمول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مرہونہ زمین سے نفع لینا ناجائز وحرام ہے اور یہ سود کے زمرے میں آتا ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: رہن میں کسی طرح کے نفع کی شرط بلاشبہ حرام اور خالص سود ہے بلکہ اِن دیار میں مرتہن کا مرہون سے انتفاع بلاشرط بھی حقیقۃً بحکمِ عرف انتفاع بالشرط ربائے محض ہے۔ قال الشامی قال ط قلت والغالب من احوال الناس انھم انما یریدون عند الدفع الانتفاع و لولاہ لما اعطاہ الدراھم و ھذا بمنزلۃ الشرط لان المعروف کالمشروط وھو مما یعین المنع

ترجمہ: علامہ شامی فرماتے ہیں کہ طحاوی نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ غالب حال لوگوں کا یہ ہے کہ وہ رہن سے نفع کا ارادہ رکھتے ہیں اگر یہ توقع نہ ہو تو قرض ہی نہ دیں اور یہ بمنزلہ شرط کے ہے کیونکہ معروف مشروط کے حکم میں ہوتا ہے۔ یہ بات عدمِ جواز کو متعین کرتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 25 صفحہ 57، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ بینک میں گارڈ کی نوکری کرنے کا کیا حکم ہے؟

User ID: محمد محسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بینک میں گارڈ کی نوکری جائز ہے کیونکہ بینک کی ہر وہ نوکری جس میں سود کا لین دین کرنا پڑے، سودی دستاویز لکھنا پڑے، اس پر گواہ بننا پڑے یا سودی کام میں معاونت کرنی پڑے ناجائز و حرام ہے اور جس میں یہ کام نہ ہوں وہ نوکری جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: ”ملازمت اگر سود کی تحصیل وصول یا اس کا تقاضا کرنا یا اس کا حساب لکھنا، یا کسی اور فعلِ ناجائز کی ہے تو ناجائز ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 19، صفحہ 522، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

غیر مسلم سے مسجد کا اندرونی کام کروانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہندو مستری سے مسجد کے اندر بجلی کا کام کروا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: جمیل

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ غیر مسلم سے مسجد کا کوئی بھی کام نہیں کروانا چاہیے کیونکہ غیر مسلموں کو مسجد میں لانا مطلقا ممنوع ہے۔
فرمان باری تعالی ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔ ترجمہ: اے ایمان والو مشرک نرے (بالکل) ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔ (سورت توبہ آیت 28)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: یہاں مشرکین کو منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان مسجد حرام شریف میں آنے سے روکیں۔ یہاں اصل حکم مسجدِ حرام شریف میں آنے سے روکنے کا ہے اور بقیہ دنیا بھر کی مساجد میں آنے کے متعلق بھی حکم یہ ہے کہ کفار مسجدوں میں نہیں آسکتے۔ خصوصاً کفار کو عزت و احترام اور استقبال کے ساتھ مسجد میں لانا شدید حرام ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، سورۃ التوبہ، تحت الآیت 28)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: "یہ کہنا کہ مسجدُ الحرام شریف سے کفار کا منع ایک خاص وقت کے واسطے تھا، اگر یہ مراد کہ اب نہ رہا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر صَریح اِفتراء ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا" (ترجمہ کنزُ العرفان: مشرک بالکل ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔)
یونہی یہ کہنا کہ کفار کے وُفود مسجدِ نبوی ﷺ میں اپنے طریقے پر عبادت کرتے تھے محض جھوٹ ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ کے لئے مسجدِ کریمہ کے سوا کوئی نشست گاہ نہ تھی جو حاضر ہوتا یہیں حاضر ہوتا کسی کافر کی حاضری مَعاذَ اللہ بطورِ اِستیلا و اِستِعلاء (یعنی غلبے کے طور پر) نہ تھی بلکہ ذلیل و خوار ہو کر یا اسلام لانے کے لئے یا تبلیغِ اسلام سننے کے واسطے تھی۔

(فتاویٰ رضویہ، کتاب السیر، جلد 14، صفحہ 390-391، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ / 24 جولائی 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایزی پیسہ میں سیونگ کرنے پر جو پیسے ملتے ہیں ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

User ID: نعیم رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں سیونگ کرنے پر جو پیسے ملتے ہیں وہ سود ہے کیونکہ وہ پیسے جو اکاؤنٹ میں رکھے جاتے ہیں یہ قرض ہوتے ہیں اور قرض پر نفع لینا سود ہے اور سود ناجائز و حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کل قرض جر منفعة فهو ربا“ ترجمہ: رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے، تو وہ سود ہے۔

(مسند الحارث، ج1، ص500، مطبوعہ المدینۃ المنورۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہمارا موبائل ریپئرنگ کا کام ہے تو کچھ لوگ اپنے موبائلز کے کوور دوکان پر چھوڑ جاتے ہیں ان کا پتہ نہیں ہوتا کہ کون ہیں کہاں سے ہیں، ان کا کیا حکم ہے ؟کیا انہیں آگے بیچ سکتے ہیں؟

User ID:جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ان موبائل کوور کو آگے بیچنا جائز نہیں ہے بلکہ ان کا حکم ودیعت یعنی امانت کا ہے اور امانت کی حفاظت کرنا ضروری ہوتا ہے یہاں تک کہ مالک کا یا مالک کے ورثاء کا پتہ نہ چل جائے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: "غاب المودع ولا یدری حیاتہ ولا مماتہ یحفظھا ابدا حتی یعلم بموتہ و ورثتہ، کذا فی الوجیز للکردری و لایتصدق بھا بخلاف اللقطۃ" ترجمہ: ودیعت رکھنے والا غائب ہوگیا اور معلوم نہیں زندہ ہے یا مر گیا، تو ودیعت (امانت) کو ہمیشہ محفوظ ہی رکھنا ہوگا، یہاں تک کہ اس کی موت اور ورثاء کا علم ہو جائے جیسا کہ الوجیز للکردری میں ہے۔ ودیعت کو صدقہ نہیں کر سکتا بخلاف لقطہ کے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الودیعۃ، الباب السابع فی رد الودیعۃ، ج4، ص354، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

وقف

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مسجد کا وضو خانہ توڑ کر وہاں مدرسہ بنانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا مسجد کا وضو خانہ توڑ کر وہاں مدرسہ بنا سکتے ہیں؟

User ID: علی محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد کا وضو خانہ توڑ کر وہاں مدرسہ بنانا، جائز نہیں کیونکہ یہ تغییر وقف یعنی وقف کو بدلنا ہے جو کہ جائز نہیں ۔فتاویٰ ہندیہ میں ہے: لا یجوز تغییر الوقف عن ھیئتہ ترجمہ: وقف کو اس کی ہیئت سے بدلنا جائز نہیں۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر، جلد2، صفحہ 490، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/ 24 جولائی 2024ء

مسجد کے درخت سے مسواک توڑنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسجد میں درخت لگا ہو تو کیا اس سے مسواک توڑ سکتے ہیں؟

User ID:آیت اللہ زہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد میں خود کا درخت نہ لگا ہو تو کسی کے یا مسجد کے لگے ہوئے درخت سے مسواک توڑنا منع ہے نہیں توڑ سکتے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مسجد میں پیڑ بونا ممنوع ہے اور ان کا اکھاڑنا جائز مگر اس کے لگائے ہوئے نہیں تو اپنے گھر لے جانے کا کوئی معنی نہیں۔ قبضہ اگر مسجد کی اشیاء پر متولیانہ ظاہر کرے تو حرج نہیں جبکہ متولی ہو اور مالکانہ ہو تو حرام۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد16، صفحہ 431، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قبرستان کی جگہ جنازہ گاہ بنائی ہے کچھ قبریں جنازہ گاہ کے نیچے آگئی ہیں وہاں نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

User ID: محمد محسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قبروں کو مسمار کر کے اوپر جنازہ گاہ بنانا ناجائز و حرام ہے اور قبروں والی جگہ پر نماز پڑھنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ ردالمحتار میں ہے: "تکرہ الصلوۃ علیہ والیہ لورود النھی عن ذلک" یعنی قبر پر اور قبر کی طرف نماز مکروہ ہے کیونکہ اس سے منع فرمایا گیا ہے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد3، صفحہ 83 ادارالمعرفہ، بیروت)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن تحریر فرماتے ہیں: "یہ حرکت شنیعہ ہمارے ائمہ کے اجماع سے ناجائز و حرام ہے۔ توہین قبور مسلمین ایک اور قبور پر نماز کا حرام ہونا دو۔ کہاں قبر کی بلندی کہ حدِ شرعی سے زائد ہو اس کے دور کرنے کا حکم اور کہاں یہ کہ قبور مسلمین مسمار کر کے ان پر چلیں، اموات کو ایذا دیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ 428، رضا فاونڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ/23 اگست 2024ء

سیرت

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اورنگزیب بادشاہ کیا ظالم و جابر بادشاہ تھا؟ رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: مدینہ مدینہ

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سلطان مُحیُّ الدین ابوالمظفر محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ اللہ کے ولی اور متقی و پرہیز گار سلطان گزرے ہیں۔ سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ 15 ذوالقعدۃ 1027 ہجری مطابق 24 اکتوبر 1618ء صوبہ گجرات کے شہر داہود ہند میں پیدا ہوئے۔ آپ علیہ الرحمہ کی سیرت کے متعلق مجدد دین اسلام کتاب میں ہے: آپ نے حضرت مجدّدِ الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم سَرہندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف پایا۔ (1) آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ جب بادشاہت کی مسند پر فائز ہوئے تو ہند میں اخلاقی اور معاشرتی حالت بہت خراب تھی، توہم پرستی، الحاد (بے دینی)، جوا، ناجائز ٹیکس، بھنگ کی کاشت، شراب نوشی و بدکاری عام تھی۔ آپ نے ان برائیوں کا خاتمہ کیا۔ (2) گانوں اور بُرائیوں کے پروگرام بند کروائے۔ (3) مغل دربار میں دھوم دھام سے منائے جانے والے جشنِ نوروز پر پابندی لگائی۔ (4) حرام و ناجائز کاموں سے روکنے کے لئے باقاعدہ "محتسبِ شَرْعی" کا عُہدہ قائم کیا جس کے تحت لوگوں کو دین کے فرائض ادا کرنے کی تلقین کی جاتی اور معاشرتی بُرائیوں شراب اور جوئے وغیرہ سے روکا جاتا۔ (5) بادشاہ جہانگیر کے دورِ حکومت میں اسلام دُشمن لوگوں نے جن مساجد پر قبضہ کرکے گھریا اپنے عبادت خانے بنالئے تھے آپ نے قبضہ چھڑوا کر دوبارہ مسجدوں کو آباد کیا۔ (6) علمِ دین کی ترویج واشاعت میں بھی خوب کردار ادا کیا۔ نسلِ نو (نئی نسل) کو بے راہ روی سے بچانے اور علمِ دین سے آگاہی کے لئے چھوٹے شہروں، قصبوں اور بستیوں میں سرکاری خرچ پر مدارس قائم کئے، ان مدارس کے طلبہ کے لئے وظائف اور اساتذہ کے مشاہرے سرکاری خرچ سے جاری فرمائے نیز دیگر مدارس کے علمائے کرام کے لئے بھی بڑے فنڈ جاری فرمائے۔ آپ عالم وفاضل، عابد وزاہد اور مجدّدِ وقت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہادر، بُردبار اور خوفِ خدا رکھنے والے بادشاہ بھی، ہند، افغانستان اور تبت پر آپ کی حکومت تھی، پچاس سال ایک ماہ پندرہ دن تک منصبِ اقتدار پر فائز رہنے کے بعد 8 ذوالقعدۃ 1118ھ مطابق 11 فروری 1707ء میں انتقال فرمایا۔ مزار خُلد آباد (ضلع اورنگ آباد، مہاراشٹر) ہند میں ہے۔ (7) آپ کے عہدِ سلطنت کا سب سے بڑا علمی کارنامہ فقہِ حنفی کے فتاویٰ کا عظیم مجموعہ "فتاویٰ عالمگیری" کی تدوین ہے۔ اس کی تدوین کا بنیادی مقصد عالَمِ اسلام میں اسلامی احکامات کی ترویج واشاعت تھا۔ اس کام کے لئے آپ نے ہندوستان کے مشہور و معروف بڑے بڑے علما و فقہا کو جمع کیا، ان کے وظیفے مقرر فرمائے اور انہیں یہ ذِمہ داری سونپی جنہوں نے کم و بیش آٹھ سال کی طویل محنت کے بعد یہ عظیم مجموعہ تیار کیا۔ (مجدّدِ دین اسلام، نمبر ص 335 تا 342، ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ / 9 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہوئی اس پر کسی کتاب کا حوالہ ارشاد فرمادیں۔

User ID: وقاص پرنس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے حوالے سے تین اقوال ہیں:(1)حضرت عمر فاروق کی شہادت یکم محرم الحرام سن 24 ہجری کو ہوئی۔ (2) 26 ذوالحجہ کو ہوئی(3) 27 ذوالحجہ کو ہوئی ان تینوں روایات میں سب سے پہلی روایت یعنی یکم محرم کو وصال ہونے والی صحیح ومشہور ہے۔بقیہ دوایک تو ضعیف ہیں،دوسرا یہ کہ ان میں باہم تطبیق یوں ہے کہ 26 یا 27 ذوالحجہ کو زخمی ہوئے اور یکم محرم کو وصال ہوا۔المحن میں محمد بن احمد بن تمیم التمیمی المغربی الافریقی(المتوفی: 333ھ) لکھتے ہیں:" قال ابن اسحاق وحدثنی یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن أبیہ عن جدہ عبد اللہ بن الزبیر قال طعن عمر یوم الأربعاء لثلاث بقین من ذی الحجۃ ثم بقی ثلاثۃ أیام ثم مات رحمہ اللہ "ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زبیر نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بدھ کے دن اس وقت حملہ کیا گیا جب ذوالحجہ کے ختم ہونے میں تین راتیں باقی تھیں پھر آپ نے تین دن بعد یعنی یکم محرم الحرام کو وفات پائی، اللہ عزوجل ان پر رحم کرے۔

(کتاب المحن ذکر مقتل عمر بن الخطاب رحمہ اللہ وکیف أصیب۔ صفحہ 66 مکتبۃ دار الغرب الاسلامی)

تاریخ دمشق میں ہے:"أخبرنا أبو الأعز قراتکین بن الأسعد أنا أبو محمد الجوہری أنا أبو الحسن بن لؤلؤ أنا محمد بن الحسین بن شہریار نا أبو حفص الفلاس قال واستخلف أبو بکر عمر فملک عمر عشر سنین وستۃ أشہر وثمان لیال وطعن للیال بقین من ذی الحجۃ فمکث ثلاث لیال ثم مات یوم السبت لغرۃ المحرم سنۃ أربع وعشرین "ترجمہ: ابو حفص فلاس نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بنے اور آپ نے دس سال چھ مہینے آٹھ راتیں خلافت کی، ذوالحجہ کی جب تین راتیں باقی تھیں اس وقت آپ پر حملہ کیا گیا اور آپ نے تین راتیں زخمی حالات میں گزارنے کے بعد یکم محرم الحرام سن 24 ہجری کو ہفتے کے دن وفات پائی۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح، جلد 44 صفحہ 478، مکتبہ دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9جولائی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

User ID: ابراہیم کاکڑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو متعدد بار جنت کی بشارت دی گئی چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، غیب جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا۔ اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حاضِر ہوئے، دوسرے دِن پھر ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا، اس دِن بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حاضِر ہوئے، تیسرے دِن پھر ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا۔ (سُبحٰنَ اللہ!) تیسرے دِن بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہی حاضِر ہوئے۔

(مسند الفردوس، جلد: 5، صفحہ: 482، حدیث: 8830۔)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کب وصال فرمایااور آپ کامزار کہاں پر ہے؟

User ID: احمد فراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد بہت بے چین رہتیں بالآخر بغیر شہید ہوئے حضور ﷺ کے وصال کے 6 ماہ بعد تین رمضان المبارک کو اس دنیا سے پردہ فرما گئیں نماز جنازہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ مدارج النبوۃ میں ہے: آپ رضی اللہ عنہا آقا کریم ﷺ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد حضور کی یاد اور فراق میں بے چین رہتیں، آخر کار حضور کی وفات کے 6ماہ بعد 3 رمضان المبارک کو آپ اس جہاں سے رخصت ہو گئیں۔ (مدارج النبوۃ، جلد 2، صفحہ 461، ملخصا)

مرآۃ المناجیح میں ہے: صحیح قول کے مطابق اسلام کے پہلے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (مرأۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 456)

فتاوی رضویہ شریف میں ہے: مختار قول یہ ہے کہ آپ کا مزارِ پُرانوار بقیع شریف میں ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ 432، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت کیا ہے؟

User ID:عبدالرؤف نعیمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ نے کسی کے زہر کھلا دینے کی وجہ سے 5ربیع الاول 49ہجری کو مدینۂ منورہ میں شہادت کا جام نوش فرمایا۔ایک قول 50ہجری کا بھی ہے۔

(المنتظم،5/226،صفۃ الصفوۃ،1/386)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10صفر المظفر1446ھ/16اگست2024ء

جائز و ناجائز

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

کوا، کھانے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ فقہ حنفی میں کوا کھانا کیسا ہے؟

User ID: مہر وقاص ریاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عموما جو سیاہ رنگ کا کوا ہمارے ہاں پایا جاتا ہے جو اپنے پنجے سے شکار کرتا ہے اور مردہ گوشت کھاتا ہے یہ کوا کھانا ناجائز و حرام ہے۔ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "دانہ خور کوا کہ صرف دانہ کھتا اور نجاست کے پاس نہیں جاتا جسے غراب زرع یعنی کھیتی کا کوا کہتے ہیں، چھوٹا سا سیاہ رنگ ہوتا ہے، اور چونچ اور پنجے غالبا سرخ، وہ بالاتفاق جائز ہے، اور مردار خور کوا جسے غراب ابقع بھی کہتے ہیں کہ اس کے رنگ میں سپیدی بھی سیاہی کے ساتھ ہوتی ہے بالاتفاق ناجائز ہے۔ اور اسی حکم میں پہاڑی کوا بھی داخل کہ بڑا اور یک رنگ سیاہ ہوتا ہے اور موسم گرما میں آتا ہے، اور خلط کرنیوالا جسے عقعق کہتے ہیں کہ اس کے بولنے میں آواز عق عق پیدا ہوتی ہے۔ اس میں اختلاف ہے، اور اصح حل مگر کراہت تنزیہہ میں کلام نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج20، ص320، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کچھ لوگ محرم الحرام میں قبریں پکی کرتے ہیں جس میں گھر کے مرد اور عورتیں سب جاتے ہیں اور اس عمل کا ثواب سمجھتے ہیں اس کا کیا شرعی حکم ہے؟

User ID: عبدالستار نیازی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قبر کو اوپر سے پختہ کرنا چاہے محرم میں ہو یا محرم کے علاوہ کسی مہینے میں ہو اگرچہ جائز ہے لیکن پختہ نہ کرنا بہتر ہے البتہ محرم الحرام کے مہینے میں پختہ کرنے کا جیسا رواج ہے کہ مرد اور خواتین سب قبرستانوں کا رخ کرتے ہیں اور اس ماہ میں قبروں کو پختہ کرنے کو ثواب سمجھتے ہیں یہ شرعا درست نہیں کیونکہ عورتوں کا قبرستان جانا مطلقا ممنوع ہے اور بے پردگی اور غیر محرم مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو تو ناجائز ہے لہذا یہ طریقہ کار درست نہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "قبر پختہ نہ کرنا، بہتر ہے اور کریں، تو اندر سے کڑا کچا رہے، اوپر سے پختہ کر سکتے ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 425، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں: اور اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقا منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں وہی جزع فزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 538، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ / 9 جولائی 2024ء

پیٹ کے بل لیٹنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پیٹ کے بل سونا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: فضل الرحمن

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پیٹ کے بل سونا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح لیٹنے کو اللہ پاک ناپسند فرماتا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: "رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنه فقال: ان هذه ضجعة لايحبها الله "یعنی رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا، تو ارشاد فرمایا: بے شک یہ (یعنی پیٹ کے بل) ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ تعالی پسند نہیں فرماتا۔)

سنن ترمذی، صفحہ 446، حدیث: 2768، مطبوعہ: بیت الافکار الدولیۃ)

ابو داود و ابن ماجہ نے طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (یہ اصحاب صفہ میں سے تھے) کہتے ہیں سینے کی بیماری کی وجہ سے میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کوئی شخص اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ "اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالی مبغوض رکھتا ہے۔"میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

(سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب في الرجل ينبطح على بطنه، الحديث: ۵۰۴۰، ج۴، ص۴۰۲)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

بچی کا نام لائبہ رکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اسلام میں بچی کا نام لائبہ رکھنا کیسا ہے آج کل فیس بک اور یوٹیوب پر اس نام کے متعلق کافی بحث چل رہی ہے کہ اسلام میں بچی کا نام لائبہ رکھنا منع ہے رہنمائی فرمائیں۔

User ID:فضل الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ لائبہ نام رکھنا مناسب نہیں کیونکہ لائبہ کا معنی ہے وہ پیاسی عورت جو پانی کے گرد گھومے لیکن پانی تک نہ پہنچ سکے لہذا بچی کا یہ نام نہ رکھا جائے بلکہ بچی کا نام صحابیات و صالحیات کے ناموں پر رکھا جائے تاکہ ان کی برکت بھی بچی میں شامل ہو اور شریعت مطہرہ میں بچوں اور بچیوں کے اچھے اور بامعنی اور نیکوں کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیبات موجود ہیں اور برے نام رکھنے کی ممانعت موجود ہے۔ الفردوس بماثور الخطاب میں ہے:"تسموا بخيار كم واطلبوا حوائجكم عند حسان الوجوه" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے والوں سے طلب کرو۔

(الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ58، حدیث2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: "بے معنی یا برے معنی والے نام ممنوع ہیں۔"

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الاداب، باب الاسامی، جلد6، صفحہ408، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9جولائی 2024ء

ہاتھ پر لکھ سکتی ہے یا نہیں؟

User ID:رانا محمد قاسم جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایة الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت مہندی سے یا کسی بھی چیز سے شوہر کا نام ہاتھ پر نہیں لکھ سکتی کیونکہ حروف تہجی کا ادب بھی ضروری ہے کہ تمام زبانیں الہامی ہیں اور ہاتھ پر نام لکھنے کی صورت میں ہاتھ ایسی جگہوں پر لگے گا جس سے لکھے ہوئے نام کی بے ادبی ہو گی بعض نام تو انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر ہوتے ہیں ایسے ہی عبد اللہ، محمد وغیرہ ان ناموں کا ادب اور بھی زیادہ ضروری ہے لہذا عورت ہاتھ پر شوہر کا نام نہیں لکھ سکتی اس سے بچنا چاہیے۔ تفسیر صاوی میں ہے: دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانیں اِلہامی ہیں۔

(تفسیر صاوی، جلد 1، صفحہ 30)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا بیوی اپنے فوت شدہ شوہر کے چہرے کو دیکھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: ثناءاللہ

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت اپنے فوت شدہ شوہر کو دیکھ بھی سکتی ہے اور اسے غسل بھی دے سکتی ہے کیونکہ شوہر کے مرنے پر عورت کی عدت شروع ہوتی ہے اور عدت وفات کے دوران عورت کا شوہر سے نکاح باقی ہوتا ہے لہذا شوہر کو دیکھنے اور بلا حائل چھونے یا غسل دینے میں شرعا کوئی مضائقہ نہیں۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: و یجوز للمرءۃ ان تغسل زوجھا اذا لم یحدث بعد موتہ ما یوجب البینونۃ من تقبیل ابن زوجھا او ابیہ و ان حدث ذالك بعد موتہ لم یجزلھا غسلہ و اما ھو لا یغسلھا عندنا ترجمہ: اور عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے شوہر کو غسل دے، جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے، مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے بوسہ لینا اور اگر یہ سب شوہر کے مرنے کے بعد ہوا تو عورت کے لیے شوہر کو غسل دینا جائز نہیں اور شوہر اپنی بیوی کو غسل (غسل میت) نہیں دے سکتا۔

(مجموعۃ من المولفین، الفتاوی الھندیۃ، جلد1، صفحہ160، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے، مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گئی، اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہو گئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہو گئی لہذا غسل نہیں دے سکتی۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ817، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ / 9 جولائی 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

گھر والے ناجائز، استعمال کریں تو وائی فائی لگوانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گھر کا سربراہ جانتا ہو کہ اگر گھر میں وائی فائی لگائی تو گھر والے اس کا ناجائز استعمال جیسے گانے، باجے، فلمیں، ڈرامے دیکھنے میں کریں گے تو کیا وائی فائی لگوانا جائز ہے؟

User ID: محمد عثمان عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر کنفرم معلوم ہو کہ وائی فائی کا گناہوں بھرا استعمال کریں گے تو سربراہ کے لیے گھر والوں کو وائی فائی لگوا کر دینا منع ہوگا کیونکہ یہ گناہوں پر مدد کرنا ہے جس سے اللہ رب العزت نے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: "اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔"

(پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ   وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا اسلامی ویڈیو کے ساتھ میوزک لگا سکتے ہیں؟

User ID: محمد مصطفی الحنفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ویڈیو چاہے کوئی سی بھی ہو اس کے ساتھ میوزک نہیں لگا سکتے کیونکہ میوزک ،موسیقی اسلام میں ناجائز و حرام ہے۔ مسند امام احمد بن حنبل میں ہے: "عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وھدی للعالمین، وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلب" ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے رب نے مجھے دونوں جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور میرے رب نے مجھے بانسری اور گانے باجے کے آلات، بت اور صلیب توڑنے کا حکم دیا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابو امامہ باھلی، جلد 36، صفحہ 640، موسسۃ الرسالہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/20 جولائی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا تیز تیز تلاوت قرآن کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ تیز تیز تلاوت نہیں کرنی چاہیے بلکہ آہستہ آہستہ تلاوت قرآن کی جائے کیونکہ قرآن مجید میں قرآن پاک کو خوب ٹھہر ٹھہر کرپڑھنے کا حکم ہے۔اتنا تیز قرآن پاک پڑھنا کہ بعض حروف چبادیے جائیں جائز نہیں۔ فرمان باری تعالی ہے:وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ترجمۂ کنزالایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کرپڑھو۔ (القرآن، پارہ 29 ،سورت مزمل،آیت4،)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ "کمالین علیٰ حاشیہ جلالین" کے حوالے سے "ترتیل" کی وضاحت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں :"ای تان واقرأ علی تؤدۃ من غیر تعجل بحیث یتمکن السامع من عد اٰیاتہ وکلماتہ "ترجمہ: قراٰنِ مجید اِس طرح آہستہ اور ٹھہر کرپڑھو کہ سننے والا اِس کی آیات والفاظ گن سکے۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد6، صفحہ 276،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام1446ھ/24 جولائی2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کے لیے لون کے کپڑے پہننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا عورت لون کے کپڑے پہن سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: جمیل

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر لون کا لباس ایسا ہو جسے پہن کر جسم کی رنگت یا اعضاء کی ہیئت نظر آئے جن اعضاء کو محارم و غیر محارم سے چھپانا فرض ہے تو ایسا لباس پہننا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ بے پردگی ہے جو کہ جائز نہیں۔ اور حدیث مبارکہ میں ایسے کپڑے پہننے پر وعید آئی ہے جس سے مکمل پردہ نہ ہو۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ 22، س الاحزاب، آیت 33) اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "(ایک قول یہ ہے کہ) اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں، تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں۔" (تفسیر صراط الجنان تحت ہذہ الآیہ، جلد 8، صفحہ 21، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "صنفان من اهل النار لم ارهما: نساء كاسيات، عاريات، مميلات، مائلات، رءوسهن كاسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا" ترجمہ: دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں، جنہیں میں نے (اپنے زمانے میں) نہیں دیکھا۔ (میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی۔ ایک جماعت) ایسی عورتوں کی ہوگی جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن حقیقت میں بے لباس اور ننگی ہوں گی، بے حیائی کی طرف دوسروں کو مائل کرنے اور خود مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر ایسے ہوں گے، جیسے بختی اونٹوں کی ڈھلکی ہوئی کوہانیں ہوں، یہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات۔۔الخ، ج 3، ص 1680، مطبوعہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ / 24 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

بڑی بڑی مونچھیں رکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کچھ لوگوں کی مونچھیں اتنی بڑی ہوتی ہیں کہ کچھ کھاتے پیتے وقت مونچھوں کے ساتھ لگ کر منہ میں چیز جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: محسن خان تنولی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مونچھوں کو اتنا پست کرنا کہ اوپر والے ہونٹ کے کنارے واضح ہو جائیں سنت ہے۔اور مونچھیں اتنی بڑی رکھنا کہ منہ میں آئیں، یہ حرام و گناہ ہے اور یہ مشرکوں، مجوسیوں، یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے، البتہ اگر صرف مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے ہوں تو کوئی حرج نہیں کہ بعض اسلاف سے اسی طرح کی مونچھیں رکھنا ثابت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جُزُّوا الشوارِبَ و أرْخُوا اللحی و خالفوا المجوس ترجمہ: مونچھیں پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ، صفحہ 115، رقم الحدیث: 55- (260)، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

سیدی امام اہلسنت فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: مونچھیں اتنی بڑھانا کہ مونہہ میں آئیں، حرام و گناہ وسنتِ مشرکین و مجوس و یہود و نصاری ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 684، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 صفر المظفر 1446ھ/27 اگست 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

مسلمان عورتوں کے لیے ساڑی پہننے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسلمان عورتوں کا ساڑی پہننا کیسا ہے؟ کیونکہ یہ توہندوخواتین پہنتی ہیں۔

User ID: جنید سعید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ساڑی اگرایسی ہو کہ جس سے جسم کے وہ اعضاء نظر آئیں، یاان کی ہیئت نظر آئے، جنہیں محارم یاغیر محارم سے چھپانافرض ہوتاہے، توایسی ساڑی پہننا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ بے پردگی ہے جو کہ جائز نہیں۔ اور قرآن و حدیث میں ایسے کپڑے پہننے پر وعید آئی ہے جس سے مکمل پردہ نہ ہو۔ اور اگرایسی جگہ ہو جہاں یہ غیر مسلموں کے ساتھ خاص نہ ہو اور اس سے مکمل پردہ ہوتاہو تو اسے پہننا جائز ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتاہے: (ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى) ترجمہ کنز العرفان: اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ 22، س الاحزاب، آیت 33)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "(ایک قول یہ ہے کہ) اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں، تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں۔" (تفسیر صراط الجنان تحت ہذہ الآیہ، جلد 8، صفحہ 21، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی فیض رسول میں ہے: "ساڑی اگر اس طرح پہنی جائے کہ بے پردگی نہ ہو تو جائز اور بے پردگی ہو تو ناجائز۔"
(فتاویٰ فیض الرسول، ج 2 ص 601، مطبوعہ: شبیر برادرز)

فتاوی امجدیہ میں ہے: "لہنگا خاص کر ہندوؤں کی عورتیں پہنتی ہیں اور ساڑیاں بھی اس ملک میں صرف ہندو عورتیں باندھتی ہیں اور ہندو مسلمان عورتوں میں اسی لباس کا فرق ہے کہ پاجامہ پہنے ہو تو معلوم ہوگا کہ مسلمان ہے اور لہنگا ساڑی، باندھے ہو تو ہندو سمجھتے ہیں لہٰذا مسلمان عورتوں کو ہرگز کفار کے یہ لباس پہننے نہ چاہئے"

(فتاوی امجدیہ، ج 4، ص 144، مطبوعہ: مکتبہ رضویہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

21 صفر المظفر 1446ھ / 27 اگست 2024ء

User ID: اویس علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ غیر مسلموں کی مذھبی تقاریب کے لیے ڈیکوریشن یا لائٹنگ کرنا منع ہے کہ یہ ان کے گناہ پر ان کی مدد کرنا ہے اور اگر کوئی مذھبی تقریب نہ ہو تو جائز ہے لیکن پھر بھی بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ترجمہ کنز الایمان: "اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔"

(القرآن، پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ نماز میں پہلے سورت اخلاص پھر سورت کوثر پڑھنا کیوں جائز نہیں؟

User ID:علی محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قرآن پاک کو الٹا پڑھنا نماز میں ہوں یا نماز کے علاوہ، جائز نہیں حدیث پاک میں بھی اس کی وعید آئی ہے کہ جو قرآن کو الٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل الٹ دے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں. قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں قل یا ایھا الکفرون پڑھی اور دوسری میں الم ترکیف، اس کے لیے سخت وعید آئی ہے عبد للہ بن مسعود رضی للہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ للہ اس کا دل اُلٹ دے. اور بھول کر ہو تو نہ گناہ نہ سجدۂ سہو۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 549، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرد کے لیے گلے میں سونے کا گولڈ میڈل پہننا کیسا ہے؟

User ID:غلام مصطفی قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ مردوں کے لیے گولڈ میڈل پہننا، ناجائز و حرام ہے، کیونکہ مردوں کے لیے سونا مطلقاً ناجائز و حرام ہے۔ سنن ترمذی شریف میں ہے کہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حرم لباس الحریر والذھب علی ذکور أمتی وأحل لإناثھم" ترجمہ: ریشم کا کپڑا اور سونا میری امت کے مردوں کے لیے حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

(سنن ترمذی، جلد 3، صفحہ 269، دار الغرب الاسلامی، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

اشعار میں "یا محمد" کہنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اشعار میں یا محمد کہنا کیسا؟ جیسے کہ بھر دو جھولی میری یا محمد لوٹ کر میں نہ جاؤں گا خالی۔

User ID: شیراز علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نام کے ساتھ نداء کرنے سے رب العالمین نے منع فرمایا ہے لہذا نعت وغیرہ میں یا محمد کہنے کی اجازت نہیں بلکہ یارسول اللہ، یا حبیب اللہ کہا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

(القرآن، پارہ 18، سورۃ النور، آیت 63)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "یا محمد" کہہ کر پکارنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اگر کسی نعت وغیرہ میں اس طرح لکھا ہوا ملے تو اسے تبدیل کر دینا چاہیے۔

(صراط الجنان، سورۃ النور، تحت الآیۃ 63)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسجد میں اپنی ذات کے لیے سوال کرنا کیسا ہے؟ اگر کوئی سوال کرے تو اسے دینا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ عین مسجد میں اپنی ذات کے لیے سوال کرنا اور سوال کرنے والے کو دینا جائز نہیں۔ فنائے مسجد میں بھی دونوں کام ممنوع ہیں۔ ہاں اگر سوال کرنے والا مستحق ہو تو اسے مسجد سے باہر پیسے دے سکتے ہیں اور اگر مستحق نہ ہو تو اسے دینا جائز نہیں۔ در مختار میں ہے: "ویحرم فیه السوال ویکرہ الاعطاء مطلقا" ترجمہ: "مسجد میں (اپنے لیے) سوال کرنا حرام ہے اور اسے دینا بھی مکروہ ہے، مطلقاً۔" (در مختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 523، مطبوعہ پشاور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جو (سائل) مسجد میں غل مچادیتے ہیں، نمازیوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں، لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے صفوں میں پھرتے ہیں، (ان کا مانگنا) مطلقاً حرام ہے، اپنے لیے، خواہ دوسرے کے لیے۔۔ اور اگر یہ باتیں نہ ہوں، جب بھی اپنے لیے مسجد میں بھیک مانگنا منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من سمع رجلا ینشد فی المسجد ضالۃ فلیقل لا ردھا اللہ الیک، فان المساجد لم تبن لھذا،"۔۔ جب اتنی بات منع ہے، تو بھیک مانگنی، خصوصاً اکثر بلا ضرورت بطور پیشہ کے خود ہی حرام ہے، یہ کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔"

(ملخصاً از فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 402، 401، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قرآن پاک الٹا پڑھنے کی ممانعت ہے تو مدارس میں تیسواں سپارہ اکثر الٹا پڑھایا جاتا ہے ایسا کرنا ٹھیک ہے؟

User ID:انعام الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ قرآن پاک یاد کروانے کے لیے آخر سے شروع کروانے کی رخصت ہے یہ الٹا قرآن پڑھنے کی وعید میں شامل نہیں۔ کیونکہ آخری پارے میں آخری سورتیں چھوٹی ہوتی ہیں اس طرح بچوں کو یاد کرنے میں آسانی ہوتی ہے اس لیے اس کی اجازت ہے۔ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: "ترتیب السور فی القراءۃ من واجبات التلاوۃ؛ وانما جوز للصغار تسھیلا لضرورۃ التعلیم" ترجمہ: قرآن مجید کی قراءت میں سورتوں کی ترتیب رکھنا تلاوت کے واجبات میں سے ہے، البتہ صرف چھوٹے بچوں کے لئے تعلیمی ضرورت کی بناء پر خلاف ترتیب پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، جلد 1، صفحہ 547، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "بچوں کی آسانی کے لیے پارہ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 550، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مسلمان عورت کا ماتھے پر بندی (کالا نشان) لگانا کیسا ہے؟

User ID:فیضان انمول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ بندی جو چھوٹی سی مسلمانوں عورتوں میں رائج ہے اور ہندو عورتوں سے مشابہت نہیں ہوتی وہ جائز ہے۔ البتہ ٹکلی (بندی) پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکتی ہے تو وضو اور غسل کے لیے اس کو اتارنا بھی ضروری ہوگا ورنہ وضو اور غسل نہیں ہو۔ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ٹکلی بھی وضو و غسل کے ادا کرنے میں مانع ہیں۔

(فتاوی امجدیہ جلد 4 صفحہ 60 مکتبہ رضویہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 صفر المظفر 1446ھ/16 اگست 2024ء

متفرقات

بغیر کچھ اہتمام کیے بیٹھے بیٹھے ایصال ثواب کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں جب بھی مجھے ان کا خیال آتا ہے اول آخر درود پاک پڑھ کر سورت فاتحہ و چاروں قل اور آیۃ الکرسی بیٹھے بیٹھے ایصال ثواب کر دیتا ہوں کیا اس طرح ایصال ثواب ہو جاتا ہے یا کسی مقررہ دن ایصال کا سلسلہ کرنا ضروری ہے جیسے دسواں تیسواں سالانہ کرتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: مہر وقاص ریاض

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ آپ کا اس طریقے سے ایصال ثواب کرنا بالکل درست ہے کیونکہ ایصالِ ثواب کے لئے نہ کسی وقت کو معیّن کرنا ضروری ہے نہ کسی عمل کو۔ بغیر کسی قید کے جب بھی چاہیں، کوئی نیک عمل کر کے میّت کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، چاہے کوئی صدقہ کرے یا مدرسہ و مسجد بنا دے، میّت کی طرف سے حج کرے، قرآنِ پاک کی تلاوت کر کے ثواب پہنچائے یہی کام کسی دن کو معیّن کر کے کئے جائیں اس میں بھی حرج نہیں کہ دن معیّن کرنے سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ جمع ہو جائیں اور اہتمام کے ساتھ عملِ خیر کیا جائے تعیین شرعاً منع نہیں ہے جیسا کہ نمازِ باجماعت میں لوگوں کی آسانی کے لئے ایک وقت مقرر کر دینا، کسی دینی اجتماع محافل یا شادی بیاہ وغیرہ کے لئے دن و تاریخ معیّن کر دینا جائز ہے۔ ہاں البتہ اسی تعیین کو ضروری سمجھنا کہ اس کے بغیر ایصالِ ثواب نہ ہو گا یہ درست نہیں جاہلانہ خیال ہے اس سے باز رہنا ضروری ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 محرم الحرام 1446ھ/9 جولائی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

قربانی کی قضا کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کا جانور نہ ملنے کی وجہ سے قربانی نہ کر سکا تو اس کے لیے کیا شرعی حکم ہے؟ اس کی قضاء دینی ہو گی؟

User ID: دانیال خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر قربانی واجب تھی اور قربانی کا جانور نہیں خریدا اور ایام قربانی گزر گئے تو ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ بدائع الصنائع وغیرہ میں ہے واللفظ للبدائع (اور الفاظ بدائع الصنائع کے ہیں): "وَإِنْ كَانَ لَمْ يُوجِبْ عَلَى نَفْسِهِ وَلَا اشْتَرَى وَهُوَ مُوسِرٌ حَتَّى مَضَتْ أَيَّامُ النَّحْرِ تَصَدَّقَ بِقِيمَةِ شَاةٍ تَجُوزُ فِي الْأُضْحِيَّةِ؛ لِأَنَّهُ إِذَا لَمْ يُوجِبْ وَلَمْ يَشْتَرِ لَمْ يَتَعَيَّنْ شَيْءٌ لِلْأُضْحِيَّةِ وَإِنَّمَا الْوَاجِبُ عَلَيْهِ إِرَاقَةُ دَمِ شَاةٍ فَإِذَا مَضَى الْوَقْتُ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ — وَلَا سَبِيلَ إِلَى التَّقَرُّبِ بِالْإِرَاقَةِ بَعْدَ خُرُوجِ الْوَقْتِ لِمَا قُلْنَا — انْتَقَلَ الْوَاجِبُ مِنْ الْإِرَاقَةِ وَالْعَيْنِ أَيْضًا لِعَدَمِ التَّعْيِينِ إِلَى الْقِيمَةِ وَهُوَ قِيمَةُ شَاةٍ يَجُوزُ ذَبْحُهَا فِي الْأُضْحِيَّةِ". ترجمہ: اگر اس نے اپنے اوپر قربانی لازم نہ کی اور نہ اس نے خریدی جبکہ وہ غنی ہو یہاں تک کہ قربانی کے دن گزر گئے تو وہ ایک ایسی بکری کی قیمت صدقہ کرے جو قربانی میں جائز ہوتی ہے کیونکہ جب اس نے خود واجب نہیں کی اور خریدی بھی نہیں تو قربانی کیلئے کوئی چیز متعین نہ ہوئی، اور اس پر ایک بکری کا خون بہانا واجب ہے تو جب ذبح سے پہلے وقت گزر گیا اور وقت کے گزرنے کے بعد خون بہا کر تقرب کا کوئی ذریعہ نہ رہا (اس وجہ سے جو ہم نے کہا) تو واجب کسی چیز کے متعین نہ ہونے کی وجہ سے اراقۃ الدم (یعنی جانور کا خون بہانے) اور عین سے قیمت کی طرف منتقل ہو گیا اور وہ ایسی بکری کی قیمت ہے جو قربانی میں جائز ہو۔ (بدائع الصنائع، کتاب التضحیۃ، جلد 05، صفحہ 65، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہار شریعت میں اس کے متعلق ہے: خریدا نہ ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے۔

(بہار شریعت جلد 03، حصہ 15، صفحہ 338، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ / 20 جولائی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دعا قبول نہ ہو رہی ہو تو ایسا کون سا کام کیا جائے کہ دعا جلد قبول ہو جائے؟

User ID: محمد مصطفی الحنفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دعا کرنے کے بعد اس کے قبول ہونے میں جلدی کرنا بھی دعا کی قبولیت سے رکاوٹ بنتا ہے لہذا دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کی جائے تو دعا جلد قبول ہو گی کیونکہ دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ دُعا کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں کرتا۔ایک وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے۔دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قطع رِحم ہو۔تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعا مانگی اب تک قبول نہیں ہوئی۔

(صحیح مسلم، صفحہ ۱۴۶۳ حدیث ۲۷۳۵)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

13 محرم الحرام 1446ھ/20 جولائی 2024ء

پیر کی شرائط

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سچے پیر کی کیا نشانی ہوتی ہے؟ جسے دیکھ کر بندہ اس کی بیعت کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: جمیل

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ پیر کی کوئی نشانی نہیں ہوتی ہاں اس کی شرائط ہوتی ہیں وہ پائی جائیں تو اس سے بیعت کر سکتے ہیں ورنہ نہیں کر سکتے۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضاخان علیہ الرحمہ پیر کی شرائط بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ☆ صحیح العقیدہ سُنّی ہو ☆ عالم ہو یعنی اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے ☆ فاسقِ مُعْلِن نہ ہو یعنی اعلانیہ گناہ نہ کرتا ہو۔ ☆ اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ملا ہوا ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 21، صفحہ 491، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ / 24 جولائی 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کیا موبائل سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے کا اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا قرآن پاک پکڑ کر کرنے سے ملے گا؟

User ID: نومبر دسمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ موبائل فون سے قرآن پاک پڑھنے کی صورت میں قرآن پاک پڑھنے کا ثواب تو ملے گا لیکن قرآن پاک پکڑ کر پڑھنے جتنا ثواب نہیں ملے گا کیونکہ قرآن پاک کو پکڑنا اور اسے چھونا بھی عبادت ہے اسی لیے قرآن پاک کو بغیر وضو چھونے سے بھی منع فرمایا گیا ہے جبکہ موبائل سکرین پر موجود قرآن پاک کو چھونے میں حرج نہیں۔ اللہ تعالی قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ''بے شک یہ عزت والا قرآن ہے، محفوظ نوشتہ میں، اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔''

(پارہ 27، سورۃ الواقعہ، آیت 77،78، 79)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

لوگوں کے مجمعے میں کوئی آکر سلام کرے تو جواب کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کچھ لوگ بیٹھے ہوں کوئی آکر سلام کرے تو کیا سب کا جواب دیناضروری ہے یاکسی ایک کا بھی جواب دے دیناکافی ہے؟

User ID:شیراز علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اگرآنے والے نے مطلقاسب کوسلام کیاتوکسی ایک کاجواب دے دیناکافی ہے سب کاجواب دیناواجب نہیں اگرکسی نے بھی جواب نہ دیاتوسب گنہگار ہوں گے اور اگر آنے والے نے کسی کانام لے کر یامخاطب کرکے سلام کیاتواب اسی پر جواب دیناواجب ہے کسی اور کاجواب دیناکافی نہیں ہوگا۔ صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں :ایک شخص مجلس میں آیااور اس نے سلام کیااہلِ مجلس پر جواب دیناواجب ہے اور دوبارہ پھر سلام کیاتوجواب دینا واجب نہیں۔ مجلس میں آکر کسی نے السلام علیک کہایعنی صیغہ واحد بولااور کسی ایک شخص نے جواب دے دیاتوجواب ہوگیاخاص اس کوجواب دیناواجب نہیں جس کی طرف اس نے اشارہ کیاہے۔ہاں اگراس نے کسی شخص کانام لے کر سلام کیاکہ فلاں صاحب السلام علیک توخاص اس شخص کوجواب دیناہوگا،دوسرے کاجواب اس کے جواب کے قائم مقام نہیں ہوگا۔

(بہارشریعت، جلد3، صفحہ460،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام1446ھ/24جولائی2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہماری گندم اتنی ہوتی ہے کہ گھر کی ضرورت پوری نہیں ہوتی بلکہ مزید خریدنی پڑتی ہے کیا پھر بھی ہم پر عشر لازم ہے؟

User ID: محمد ناصر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ گندم چاہے جتنی بھی ہو اس میں عشر بحکم قرآنی فرض ہے چاہے فصل اپنی ضرورت کے مطابق پوری ہو یا کم ہو بہر صورت عشر دینا لازم ہے۔ اللہ رب العالمین نے فرمایا: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ" ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔

(پارہ:3، سورہ بقرہ، آیت:267)

قرآن پاک میں اللہ رب العالمین کا فرمان ہے: "وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ" ترجمہ کنزالایمان: اور اس کا حق دو، جس دن کٹے۔

(پارہ:8، سورہ انعام، آیت: 141)

صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر، وما سقی بالنضح نصف العشر" یعنی جس زمین کو آسمان اور چشموں نے سیراب کیا ہو یا وہ زمین عثری ہو (یعنی نہر کے پانی سے اسے سیراب کرتے ہوں)، تو اس میں عشر (10/1) ہے اور جس زمین کو جانوروں پر پانی لاد کر سیراب کیا گیا ہو، اس میں نصف عشر (20/1) ہے۔ (صحیح بخاری مع عمدۃ القاری، حدیث 1483، جلد 9، صفحہ 102، مطبوعہ: کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ/24 جولائی 2024ء

وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

User ID:جمیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ دردِ زہ یعنی ولادت کے وقت ہونے والے درد میں مرنے والی عورت کے لیے شہادت کا درجہ ہے اور یہ شہید حکمی کہلائے گی کہ شہادت کی فضیلت پائے گی لیکن شہید حقیقی والے احکام اس پے لاگو نہیں ہوں گے اسے غسل و کفن دیا جائے گا۔ سنن ابو داؤد میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا: اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ: اَلْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ یعنی اللہ کے راستے میں قتل ہونے کے علاوہ سات شہادتیں ہیں: (1) جو طاعون سے وفات پائے (2) جو ڈوب کر وفات پائے (3) ذَاتُ الجَنْب (ایسی بیماری جس میں پسلیوں پر بڑی بڑی پھنسیاں نکلتی ہیں) میں وفات پائے (4) جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے وفات پائے (5) جو جل کر وفات پائے (6) جو کسی چیز کے نیچے دب کر فوت ہو جائے (7) جو عورت درد، زہ (بچے کی ولادت کا درد) کی حالت میں فوت ہو۔

(ابو داؤد، 3 / 253، حدیث: 3111)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کوآرے (کنوارے) پَن میں مر جائے شہید ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 858، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ / 24 جولائی 2024ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جوتا الٹا پڑا ہو تو فوراً سے پہلے سیدھا کر دیا جاتا ہے شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

User ID: حامد بشیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ اُلٹے جوتے کو سیدھا کر دینا چاہیے کیونکہ جوتا الٹا دیکھ کر اس کو سیدھا نہ کرنا تنگ دستی کے اسباب میں سے ہے اور اگر رات بھر جوتا الٹا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے، اُلٹا جوتا شیطان کا تخت ہے۔ مفتی خلیل احمد برکاتی علیہ الرحمہ تنگدستی کے اسباب میں لکھتے ہیں: اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا دولت بے زوال میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا تو شیطان اس پر آن بیٹھتا ہے۔ وہ اس کا تخت ہے۔

(سنی بہشتی زیور، صفحہ 601-602، فرید بک اسٹال، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ / 24 جولائی 2024ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ صبر کرنے والوں کے لیے کیا بشارت ہے؟ اللہ پاک نے ان کے لیے کیا انعام ذکر فرمائے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

User ID: جمیل

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

صبر کے بے شمار فضائل قرآن و حدیث میں مروی ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے: (وَ اصْبِرُوْاؕ-اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَۚ) ترجمہ کنزالایمان: "اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔" (پ۱۰، الانفال: ۴۶)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال میں صبر کے بے پناہ فضائل بیان کئے گئے ہیں، ترغیب کے لئے ان میں سے 10 فضائل کا خلاصہ درج ذیل ہے: (1) اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (پ ۱۰، الانفال: ۴۶) (2) صبر کرنے والے کو اس کے عمل سے اچھا اجر ملے گا۔ (پ۱۴، النحل: ۹۶) (3) صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملے گا۔ (پ۲۳، الزمر: ۱۰) (4) صبر کرنے والوں کی جزاء دیکھ کر قیامت کے دن لوگ حسرت کریں گے۔ (معجم الکبیر، ۱۲ / ۱۴۱، الحدیث: ۱۲۸۲۹) (5) صبر کرنے والے رب کریم عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے درود و ہدایت اور رحمت پاتے ہیں۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۷) (6) صبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ (پ۴، آل عمران: ۱۴۶) (7) صبر آدھا ایمان ہے۔ (مستدرک، کتاب التفسیر، الصبر نصف الایمان، ۳ / ۲۳۷، الحدیث: ۳۷۱۸) (8) صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، بیان فضیلۃ الصبر، ۴ / ۷۶) (9) صبر کرنے والے کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ (ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴ / ۱۷۹، الحدیث: ۲۴۰۷) (10) صبر ہر بھلائی کی کنجی ہے۔

(شعب الایمان، السبعون من شعب الایمان، فصل فی ذکر مافی الاوجاع۔۔۔ الخ، ۷ / ۲۰۱، رقم: ۹۹۹۶)

(تفسیر صراط الجنان، پارہ 10، تحت الآیۃ 46، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 محرم الحرام 1446ھ / 24 جولائی 2024ء

الٹے ہاتھ سے کھانے پینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ الٹے ہاتھ سے کھانا پینا کیا خلاف سنت ہے؟

User ID: صائم کھجی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ الٹے ہاتھ سے کھانا پینا خلاف سنت ہے سنت یہ ہے کہ بندہ سیدھے ہاتھ سے کھائے اور پیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھے ہاتھ سے کھانے کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور الٹے ہاتھ سے کھانے سے منع فرمایا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک بچّے سے فرمایا: یَاغُلَامُ کُلْ بِیَمِیْنِکَ یعنی اے لڑکے! اپنے سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔

(بخاری، 3 / 521، حدیث: 5376)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک سیدھے ہاتھ سے کھائے اور سیدھے ہاتھ سے پئے اور سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اور اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔

(ابن ماجہ، ۴/۱۲، حدیث: ۳۲۶۶)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میرا بیٹا پڑھائی میں توجہ نہیں دے رہا اس کا پڑھائی میں دل نہیں لگتا اس حوالے سے کوئی وظیفہ بتادیں جس سے اس کا پڑھائی میں دل لگ جائے۔

User ID: صائم کھچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جو بچہ قرآن پاک پڑھنے سے بھاگتا ہو یا دنی اور دنیاوی تعلیم میں دل نہ لگتا ہو اس بچے کو ہر نماز کے بعد یا اللہ یا رحمن 101 بار اول آخر تین تین بار درود پاک پڑھ کر پانی پر دم کر کے بچے کو پلادیں ان شاء اللہ پڑھائی میں دل لگے گا۔

(ماخوذ از فرعون کا خواب)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

مولانا انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 صفر المظفر 1446ھ / 23 اگست 2024ء